1158

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(102)/2011/434. dated. 19th July 2011. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on 22-7-2011 at 3:00 p.m. in the Assembly Chambers, Lahore.

Lahore **RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN**
19th July, 2011 ***SPEAKER*"**

1160

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،22۔ جولائی 2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

سرکاری کارروائی

"صوبے میں امن عامہ کی صورتحال پر بحث"

1162

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر : رانا محمد اقبال خان

جناب ڈپٹی سپیکر : رانا مشہود احمد خان

قائد ایوان : میاں محمد شہباز شریف

قائد حزب اختلاف : راجہ ریاض احمد

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
2۔	سید زعیم حسین قادری، ایم پی اے	پی پی۔154
3۔	سید حسن مرتضیٰ، ایم پی اے	پی پی۔74
4۔	ڈاکٹر فائزہ اصغر، ایم پی اے	ڈبلیو۔351

3۔ کابینہ

1۔ چودھری عبدالغفور : وزیر خوراک، صنعتیں

معدنیات و کانیں*

2۔ حاجی احسان الدین قریشی : وزیر مذہبی امور و اوقاف، بیت المال

اور محنت*

3۔ **ملک ندیم کامران** : امداد باہمی اور بہبود آبادی*

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔ جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (22۔ جولائی 2011) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ یکم مارچ 2011 وزراء کو عہدوں سے ہٹادیا گیا۔

1163

4۔ **ملک احمد علی اولکھ** : وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیو
سٹاک و ڈیری
ڈویلپمنٹ جنگلات، ماہی گیری و
جنگلی حیات، سیاحت و ترقی تفریحی
مقامات اور
آبپاشی و قوت برقی

5۔ **سردار دوست محمد خان کھوسہ** : وزیر تجارت و سرمایہ کاری

6۔ **ملک محمد اقبال چنڑ** : وزیر جیل خانہ جات

7۔ **جناب کامران مائیکل** : وزیر انسانی حقوق، اقلیتیں، ترقی
خواتین
سماجی بہبود، خزانہ، منصوبہ بندی و
ترقیاتی*

8۔ **رانا ثناء اللہ خان** : وزیر قانون و پارلیمانی
امور، زکوٰۃ و عشر*
ایس اینڈ جی اے ڈی،
داخلہ، پبلک پراسیکیوشن
، مواصلات و تعمیرات اور مال*

9۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن و سکول ایجوکیشن، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم، ٹرانسپورٹ*

1164

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
2-	جناب کرم الٰہی بندیال	کوآپریٹوز
3-	جناب عبدالحفیظ خان	زکوٰۃ وعشر اوربیت المال
4-	جناب ظفر اقبال ناگرا	ہاؤسنگ وشہری ترقی
5-	جناب افتخار احمد خان	مذہبی امور و اوقاف
6-	سردار محمد ایوب خان گادھی	تحفظ ماحولیات
7-	محترمہ نازیہ راحیل	خصوصی تعلیم
8-	جناب محمد سعید مغل	خوراک
9-	جناب محمد آجاسم شریف	آبکاری ومحصولات
10-	جناب محمد تجمل حسین	صنعت
11-	جناب محمد خرم گلفام	ٹرانسپورٹ
12-	جناب غلام نبی	کامرس اینڈانویسٹمنٹ
13-	رانا محمد ارشد	سیاحت
14-	جناب احسن رضا خان	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
15-	جناب عامر سعید انصاری	جیل خانہ جات
16-	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	جنگلات
17-	سردار شیر علی خان گورچانی	کالونیز واشتمال اراضی
18-	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

19۔ چودھری ممتاز احمد ججہ : ایجوکیشن

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

1165

20۔ جناب آصف منظور موہل : زراعت
21۔ جناب خلیل طاہر سندھو : انسانی حقوق واقلیتیں
22۔ ڈاکٹر سعید الہیٰ : صحت

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

خواجہ حارث احمد

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری : ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

1166

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 22۔ جولائی 2011

(یوم الجمع، 9۔ شعبان المعظم 1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 55 منٹ پر زیر

صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ o

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ
وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٨٣﴾ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ
مِنْهَا ۖ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ
إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٨٤﴾ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ
إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ مَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ
مُبِينٍ ﴿٨٥﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُو أَنْ يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً
مِنْ رَبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِلْكَافِرِينَ ﴿٨٦﴾

سورة القَصَص آیات 83 تا 86

وہ (جو) آخرت کا گھر (ہے) ہم نے اُسے اُن لوگوں کے لئے (تیار) کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور انجام (نیک) تو پرہیز گاروں ہی کا ہے (83) جو شخص نیکی لے کر آئے گا اس کے لئے اس سے بہتر (صلہ موجود) ہے اور جو بُرائی لائے گا تو جن لوگوں نے بُرے کام کئے ان کو بدلہ بھی اسی طرح کا ملے گا جس طرح کے وہ کام کرتے تھے (84) (اے پیغمبر) جس (اللہ) نے تم پر قرآن (کے احکام) کو فرض کیا ہے وہ تمہیں بازگشت کی جگہ لوٹا دے گا۔ کہہ دو کہ میرا پروردگار اس شخص کو بھی خوب

جانتا ہے جو ہدایت لے کر آیا اور (اس کو بھی) جو صریح گمراہی میں ہے (85) اور تمہیں اُمید نہ تھی کہ تم پر کتاب نازل کی جائے گی۔ مگر تمہارے پروردگار کی مہربانی سے (نازل ہوئی) تو تم ہرگز کافروں کے مددگار نہ ہونا (86)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

میری اُلفت مدینے سے یوں ہی نہیں
مرے آقا کا روضہ مدینے میں ہے

میں مدینے کی جانب نہ کیسے کھنچوں
میرا دین اور دُنیا مدینے میں ہے

عرشِ اعظم سے جس کی بڑی شان ہے
روضۂ مصطفیٰؐ جس کی پہچان ہے

جس کا ہم پلہ کوئی محلہ نہیں
ایک ایسا محلہ مدینے میں ہے

پھر مجھے موت کا کوئی خطرہ نہ ہو
موت کیا زندگی کی بھی پرواہ نہ ہو

کاش سرکار اِک بار مجھ سے کہیں
اب ترا مرنا جینا مدینے میں ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1.	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
2.	سید زعیم حسین قادری، ایم پی اے	پی پی۔154
3.	سید حسن مرتضیٰ، ایم پی اے	پی پی۔74
4.	ڈاکٹر فائزہ اصغر، ایم پی اے	ڈبلیو۔351

جناب سپیکر: وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب سپیکر سے معزز ممبر کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت تمام ملک کے اندر مختلف صوبوں اور مرکز میں حالات اتنی تیزی سے بدل رہے ہیں کہ جس سے نئی اور پرانی روایات کا کہیں کہیں clash بھی ہوتا ہے لیکن جب نئی روایات جنم لیتی ہیں تو وہ کوئی اچھا ہی راستہ دکھاتی ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تمام دنیا کے اندر لکھا گیا ہے کہ:

> Democracy is governed by precedents and traditions of the senior and subordinate Houses.

Mr. Speaker! Punjab Assembly is a subordinate House by design to the National Assembly.

اگر ایسا ہے تو وہاں کے جتنے بھی precedents and traditions ہیں ہم پر اُن کا اطلاق لازم ہو جاتا ہے اور اس طرح بھی لازم ہو جاتا ہے کہ اس سے بہتری کی صورتحال نکلے۔ اس وقت ہماری مملکت Constitution کے اندر رہتے ہوئے دوسری مرتبہ پانچ سال پورا کرنے کے لئے landmark achieve کر رہی ہے۔ اس میں ہمیں آپ کی بہت مہربان شخصیت کی توجہ کی ضرورت ہے۔ قومی اسمبلی کے ایک معزز ممبر انجم عقیل جن کا تعلق مسلم لیگ (ن) سے ہے ان کی درخواست کے بعد سپیکر قومی اسمبلی نے Production Order جاری کیا۔ ہم اس ضمن میں نہیں جاتے کیونکہ یہ معاملات تفتیشی افسران اور عدالتوں کے ہوتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں دو واقعات قابل ستائش ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ سپیکر نے Production Order جاری کر کے رہنمائی کی ہے اور ایک ایسا دیا جلایا ہے کہ جس کی دوسروں کو تقلید کرنی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کے بعد محترم انجم عقیل صاحب نے وہاں تقریر کی اور اپنا مافی الضمیر بیان کیا، اس وقت ملک سیاسی ابتلا اور مدوجزر میں ہے اس لئے ہماری معروضات میڈیا کے ذریعے بھی لوگوں تک پہنچنی چاہیئں۔ محترم انجم عقیل صاحب نے جب اپنا تمام مافی الضمیر بیان کر دیا تو اس کے بعد ایک اور اچھی بات یہ ہوئی کہ وزیراعظم صاحب نے اٹھ کر اس کا جواب دیا یہ بھی ایک بہت اچھی روایت ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) وزیراعظم صاحب نے جب اس کا جواب دیا تو اس میں انہوں نے یہ بیان کیا کہ میں نے بھی بطور سپیکر شیخ رشید احمد اور چودھری شجاعت صاحب کو suo-moto Production Order جاری کر کے اجلاس میں بلایا تھا، انہوں نے تو مجھ سے اس کی demand بھی نہیں کی تھی۔

جناب والا! اب میں نہایت ادب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی Residuary Powers میں ہے ویسے بھی آپ کی تابعداری کرنے والا، آپ کو Custodian of the House اور روشنی کا مینار سمجھنے والا اس وقت بے گناہ حبس بے جا میں ہے، جو بے گناہ ثابت ہو چکا ہے۔ میں اس پر بات نہیں کرتا لیکن میری استدعا ہے کہ چودھری مونس الٰہی کا Production Order جاری کیا جائے اور انہیں یہاں لایا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! میری تمام معروضات کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس طرح کرنے سے اس House کے سپیکر صاحب اور مسلم لیگ (ن) کی سُرخروئی ہو گی۔ پیپلز پارٹی والوں نے تو مسلم لیگ (ن) کے ممبر قومی اسمبلی کے Production Order جاری کر کے قومی اسمبلی کے اجلاس میں بلا لیا۔ اگر مسلم لیگ (ن) والے اپوزیشن کے کسی بندے کو بلا لیں گے تو ہم بھی اس بات کو سراہیں گے۔ وزیراعلیٰ ہم

سب کے وزیر اعلیٰ ہیں اور آپ ہم سب کے Custodian ہیں۔ میں سب کے Custodian ہونے کے ناتے آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ مہربانی فرماتے ہوئے اپنی شخصیت میں سے ایک مہربان اور قدآور شخص کو باہر نکالتے ہوئے Production Order جاری فرمائیں، میں آج ہی اس order کا منتظر ہوں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! شکریہ۔ آج کا دن پاکستان کی سیاسی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا کہ صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری، وزیر اعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی اور سپیکر قومی اسمبلی ڈاکٹر فہمیدہ مرزا نے آج مسلم لیگ (ن) کا ممبر قومی اسمبلی جس نے کروڑوں اربوں روپے کی کرپشن کی ہے اس کا Production Order جاری کیا۔ اس کرپٹ ترین ایم این اے کا آج Production Order جاری کر کے پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے ایک تاریخ رقم کی ہے۔ آج پیپلز پارٹی کی حکومت میں وہ کام ہوا ہے کہ اس ملزم کو قومی اسمبلی میں لایا گیا اور اسے موقع دیا گیا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ اس نے وہاں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس کے بعد وزیر اعظم پاکستان نے اس کی باتوں کا جواب دیا۔ یہ جمہوریت ہے اور ہم یہ جمہوریت صوبہ پنجاب میں بھی چاہتے ہیں۔ ہماری صرف آپ سے درخواست ہے، ہم حکومت سے کوئی درخواست نہیں کرتے کیونکہ یہ آپ کے اختیارات ہیں کہ چودھری مونس الٰہی کے Production Order جاری کریں۔ آپ قانون کو چھوڑیں۔ آپ اس اسمبلی میں جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: No please, no please.

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ آج اپنے اختیارات کا استعمال کریں۔ آج موقع ہے اور یہ تاریخ میں لکھا جائے گا کہ اس کرسی پر رانا محمد اقبال صاحب بیٹھے تھے اور انہوں نے چودھری مونس الٰہی کے Production Order جاری کئے تھے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"سپیکر صاحب قدم بڑھاؤ ہم تمھارے ساتھ ہیں" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: مجھے راجہ صاحب کی بات سننے دیں۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! اس وقت حکومت پریشانی میں ہے اور نہ ہی چودھری مونس الٰہی کے آجانے سے اپوزیشن میں بہت مضبوطی آجائے گی۔ آج تو صرف ایک آدمی کا قد بڑھنا ہے اور اس کا نام رانا محمد اقبال خان، سپیکر پنجاب اسمبلی ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"سپیکر صاحب قدم بڑھاؤ ہم تمھارے ساتھ ہیں" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی کا بہت شکریہ۔ آپ ان کو بات کرنے دیں۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہمیں آج صرف انصاف مانگنا ہے۔ ہمیں صرف آپ کی توجہ چاہئے۔ آج آپ اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ابھی حکومت کو یہ ہدایت کریں کہ چودھری مونس الٰہی کو یہاں اسمبلی میں لایا جائے تو پھر میں دیکھتا ہوں کہ کون مائی کا لال اسے روک سکتا ہے، کوئی مائی کا لال اسے نہیں روک سکتا، کسی حکومت میں یہ طاقت نہیں کہ وہ آپ کے احکامات نہ مانے اور جو حکومت آپ کے احکامات کو نہیں مانے گی ہم اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ آپ اپنے احکامات جاری کر دیں۔

(معزز ممبران پاکستان مسلم لیگ (ق) کی جانب سے
"یا اللہ یا رسول مونس الٰہی بے قصور" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! انجم عقیل تھانے سے بھاگا تھا۔ اس تھانے سے بھاگنے والے کو پاکستان پیپلز پارٹی قومی اسمبلی میں لائی اور ایک ایسا آدمی جس کے خلاف تمام گواہوں نے انکار کر دیا ہے جسے اس وقت ایک سازش کے تحت بند کیا ہوا ہے۔ اگر آج آپ رانا محمد اقبال خان سپیکر پنجاب اسمبلی تاریخ میں اپنا نام اونچا کرنا چاہتے ہیں تو یہ order جاری کریں کہ چودھری مونس الٰہی کو اب سے دو گھنٹے میں یہاں اسمبلی میں لایا جائے تو میں دیکھوں گا کہ کون نہیں لاتا۔ میری آپ سے appeal ہے کہ آج اُدھر نہ دیکھیں وہ آپ کا کچھ نہیں کر سکتے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: آپ آج تو نہیں بلکہ ہمیشہ میرے ساتھ ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ اپنے اختیارات کا استعمال کریں اور چودھری مونس الٰہی کو دو گھنٹے کے اندر یہاں بلائیں۔ آپ مسلم لیگ (ن) کو بتائیں کہ جو کام آپ نہیں کر سکے وہ رانا محمد اقبال خان، سپیکر پنجاب اسمبلی نے کیا ہے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین صاحب نے بات کی ہے کہ چودھری مونس الٰہی صاحب بطور ممبر پنجاب اسمبلی کے Production Order جاری کئے جائیں۔ پچھلی دفعہ بھی جب چودھری صاحب نے یہ معاملہ اٹھایا تھا تو میں نے اِن کی خدمت میں یہ عرض کی تھی کہ پنجاب اسمبلی کے موجودہ Rules of Business میں گنجائش نہیں ہے اور اس کے ثبوت کے طور پر میں نے چودھری صاحب سے یہ عرض کیا تھا کہ پچھلے پانچ سالوں میں، میں نے متعدد بار آپ سے گزارش کی تھی کہ اِن rules کو amend کر کے Production Order جاری کرنے کے اختیارات سپیکر صاحب کو دیئے جائیں۔ اُس وقت ہمارے وہاڑی سے ایک ممبر ڈاکٹر نذیر مٹھوڈوگر کو دو تین مرتبہ گرفتار کیا گیا تھا جس حوالے سے میں نے ایک میٹنگ میں اُس وقت کے وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر قانون راجہ بشارت صاحب سے بھی متعدد بار گزارش کی تھی جس میں چودھری ظہیر صاحب بھی موجود تھے لیکن اُس وقت ان کا یہ خیال تھا کہ ہم نے تو کم از کم دس مرتبہ وردی کے نیچے ابھی الیکشن جیتنا ہے اسی لئے ہمیں تو rules amend کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ میں اب بھی چودھری صاحب سے یہ کہوں گا کہ آپ قومی اسمبلی کے rules کا جائزہ لے لیں جہاں پر باقاعدہ ان کو amend کیا گیا ہے۔ آپ اگر rules میں amendment لانا چاہتے ہیں تو لائیں۔ اس کے علاوہ راجہ ریاض صاحب نے انجم عقیل صاحب کے متعلق بات کی ہے جس پر میں یقیناً اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ بات کی کہ انجم عقیل پر کروڑوں روپے کی کرپشن کے الزامات ہیں۔

معزز ممبران: کروڑوں نہیں، اربوں روپے کی کرپشن کے الزامات ہیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کی بات سنیں کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ انجم عقیل کے خلاف اربوں روپے کی کرپشن کے الزامات ہیں اور وہ کہاں تک درست ہیں، اس کا فیصلہ عدالت کرے گی لیکن جس طرح راجہ ریاض صاحب نے فرمایا کہ اُس پر جو مہربانی فہمیدہ مرزا صاحبہ، وزیر اعظم

گیلانی صاحب اور زرداری صاحب نے کی ہے، میں بالکل راجہ صاحب کی بات کی تائید کرتا ہوں اور اُن کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ تمام لوگ جن پر اربوں روپے کی کرپشن کے الزامات ہوں، زرداری صاحب اُن کو بہت عزیز رکھتے ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب! آپ بات کریں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس ضمن میں میری راجہ صاحب سے بات ہوئی تھی تو انہوں نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی میں specifically اس کے لئے ایک clause موجود ہے لہذا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے Residuary Power of the Speaker کے ہوتے ہوئے اُس کو induct کیا۔ انہوں نے categorically یہ ضرورت محسوس کی کہ rules میں amendment کی جائے جسے انہوں نے کر دیا لیکن اس سے پہلے جب یہ amendment نہیں ہوئی تھی تو پھر بھی Residuary Power کے تحت ساری powers سپیکر صاحب کے پاس موجود ہیں اور سپیکر نے as a custodian of the House ہر قسم کا تحفظ اپنے ممبران کو دینا ہوتا ہے۔ میں لاء منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے آپ کے چیمبر میں مجھے ایک offer کی تھی کہ آپ ایک amendment لے آئیں ہم اُس کو own کریں گے اور اُس کو oppose نہیں کریں گے۔ وہ amendment سیکرٹری قانون کے پاس موجود ہے۔ میں آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے مخاطب ہوں کہ میں نے amendment جمع کرادی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اب آپ نے اپنی بات کی خود ہی وضاحت کر دی ہے کہ سپیکر کو آپ نے اختیار ہی نہیں دیا۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔ میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ایک back up facility کے طور پر جو rule موجود ہوتا ہے اُس کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے اور سپیکر صاحب ہمیشہ اُس سے استفادہ کرتے ہیں اور اُس کے beneficiary ہمیشہ ممبران ہوتے ہیں۔ آپ کے اس 235 back up facility rule کے اندر categorically کہا گیا ہے کہ You may do anything according to this rule لہذا آپ مہربانی کریں۔ میں یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم سب آپ سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس حوالے سے مہربانی فرمائیں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں rules کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے rules پڑھے ہوئے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں اور مجھے اُن کی بات کا جواب دینے دیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے اس rule کی بات کی ہے جس کے حوالے سے میں یہ کہتا ہوں کہ Law is very clear

جناب سپیکر: جی، آپ کو نہیں پتا کہ law clear ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! دراصل بات یہ ہے کہ سپیکر صاحب fully authorized ہیں کہ وہ rules سے contract تو نہیں کر سکتے لیکن جو چیز rules کے اندر نہ ہو اور ممنوع بھی نہ ہو تو اس پر آرڈر کر سکتے ہیں۔ اگرچہ rules book کے اندر Production Order جاری کرنے کی کوئی دفعہ موجود نہیں ہے لیکن Production Order جاری نہ کرنے کی بھی کوئی دفعہ موجود نہیں ہے یعنی کسی گرفتار ممبر کو پیش کرنے کے لئے یہ اہم نہیں ہے کہ اس کو پیش کیا جائے اور یہ بھی اہم نہیں ہے کہ اس کو پیش نہ کیا جائے۔ اگر ہماری mother parliament قومی اسمبلی کے اندر Production Order موجود ہیں تو mother parliament کا rules of precedent prevail کرے گا۔ اس میں ایسی کوئی شق نہیں کہ Production Order جاری نہیں کیا جا سکتا۔ میں معزز لاء منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ وہ specific میری اس بات کا جواب دیں۔ چونکہ قومی اسمبلی کے Rules of Procedure میں یہ چیز موجود ہے کہ جو ممبر گرفتار ہو اُس کو اسمبلی میں لانے کے لئے Production Order جاری کیا جانا چاہئے لہذا ہماری بھی یہ request ہے کہ مونس الٰہی کو اسمبلی میں لانے کے لئے Production Order جاری کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ میری بات سنیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی،آپ تشریف رکھیں۔ میں خود اس کا جواب دیتا ہوں اور بعد میں لاء منسٹر صاحب سے بھی اس کا جواب لے لیں گے۔ جہاں تک rules کا معاملہ ہے تو مجھے بتائیں کہ rules کون بناتا ہے اور سپیکر کو power کون دیتا ہے ؟

معزز ممبران: سپیکر کو power یہ ہاؤس دیتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ ہاؤس ہی سپیکر کو power دیتا ہے لہذا اس ہاؤس نے سپیکر پنجاب اسمبلی کو یہ powers dedicate نہیں کیں اور یہ اختیار نہیں دیا گیا۔ جو Residuary Powers قومی اسمبلی کے پاس ہیں اُس میں انہوں نے specially اس کیس کے لئے amendment کی ہے کہ سپیکر Production Order جاری کر سکتے ہیں اور اُن کے پاس یہ اختیار ہے۔ چودھری ظہیر صاحب نے اس حوالے سے amendment دی ہے جب وہ آ جائے گی اُس کے بعد سپیکر اپنے اختیار کو یقینی طور پر استعمال کرنے کا اختیار رکھتا ہے لیکن ابھی اختیار نہیں ہے۔11۔اگست1996 کی debate کے صفحہ نمبر 77,78,81, 82 اور 105 تا 116 پر اِس کی تفصیل موجود ہے۔ گزشتہ اسمبلی کے سپیکر صاحب نے قاسم ضیاء صاحب کی طرف سے توجہ دلانے پر سوہنا صاحب سے متعلق ruling دی تھی اور انہوں نے تمام points کے بارے میں حقائق لکھے تھے اور اُس کے بعد انہوں نے کہا تھا کہ یہ بات قابل عمل نہیں ہے۔اسی طرح میں نہیں سمجھتا کہ میں اپنے اختیار سے کوئی تجاوز کروں۔ مہربانی فرما کر آپ اس حوالے سے پہلے اپنی amendment منظور کروالیں۔ جب اس amendment کے تحت مجھے یہ اختیارات مل جائیں گے تو پھر میں Production Order بھی جاری کروں گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں اس ruling پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! ایسی بات نہیں ہوگی۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

CHAUDHARY EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: Sir! law is very clear.

جناب سپیکر: آپ مجھے اختیار دیں گے تو میں Production Order جاری کروں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ٹوکن واک آؤٹ کر گئے)

چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ کی مرضی ہے لیکن میں قانون کو violate نہیں کر سکتا۔ آپ قانون کو نہیں مانتے، رولز کو نہیں مانتے تو بڑے افسوس کی بات ہے۔ آپ قانون ساز ہیں لیکن آئین اور قانون کو نہیں مانتے جس پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! مٹھو ڈوگر کو سینیٹ کے الیکشن میں ووٹ ڈالنے کے لئے پروڈکشن آرڈر کے ذریعے بلایا جا سکتا ہے تو آپ بھی مونس الٰہی کے پروڈکشن آرڈر جاری کریں۔

جناب سپیکر: مجھے آپ یہ اختیار دیں گے تو یقیناً اس پر عمل ہوگا اور بغیر اختیار کے میں ایسا نہیں کر سکتا۔

جناب وسیم قادر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب وسیم قادر: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کی توجہ ایک انتہائی توجہ طلب مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایک صحافی بھائی ملک منور احمد جن کا تعلق "خبریں" اخبار سے ہے جنہیں دو دن پہلے اغواء کر لیا گیا ہے۔ ان کا قصور یہ تھا کہ اس شخص نے پیپلز پارٹی کے ذوالفقار مرزا سے پوچھا تھا کہ آپ نے جیل میں آفاق احمد سے ملاقات کی؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ٹوکن واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

MR SPEAKER: Welcome back.

جناب وسیم قادر: میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب بھی پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت آئی تو ایسے واقعات بہت ہوئے۔ آپ دیکھ لیجئے کہ ولی بابر اور سلیم شہزاد قتل ہوئے لیکن ان کے قاتلوں کو تا حال گرفتار نہیں کیا گیا۔ ہم ملک منور سے یکجہتی کرتے ہوئے پر زور اصرار کرتے ہیں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت اور ذوالفقار مرزا سے سوال کرنے والے صحافی کو جلد از جلد بازیاب کرایا جائے اور ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

جناب سپیکر: مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آئی کہ کسے پکڑا ہے؟

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! ہمارے صحافی بھائی ملک منور احمد جن کا "خبریں" اخبار سے تعلق ہے اور انہیں دو دن قبل کراچی سے اغواء کر لیا گیا تھا۔ان کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کے ذوالفقار مرزا سے سوال کیا تھا کہ انہوں نے آفاق احمد سے ملاقات کی ہے اور یہی ان کا جرم ہے۔جب بھی پیپلز پارٹی کو اقتدار ملا تو انہوں نے ہمیشہ صحافی بھائیوں کو، چاہے وہ پرنٹ میڈیا ہو یا الیکٹرانک میڈیا ہو، کے ساتھ زیادتی کی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آج پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اس پر بات ہو گئی ہے اور آپ بھی یہی بات کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے تو اس حوالے سے بات نہیں کی۔آپ کو بار بار سننا پڑے گا کہ وہ صدر پاکستان ہیں۔ میں آج صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری، وزیر اعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی اور سپیکر قومی اسمبلی ڈاکٹر فہمیدہ مرزا صاحبہ کے لئے یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ ان کے اس کارنامے کے ساتھ ساتھ جناب آصف علی زرداری کی فہم وفراست اور ان کے مدبرانہ فیصلے کو یہاں منظر عام پر لایا جائے۔ شاید ان لوگوں کو یاد نہیں ہے کہ جس وقت میاں محمد نواز شریف جیل میں تھے اور آصف علی زرداری ان کے دکھ درد بانٹ رہے تھے، جب یہ قید تنہائی میں تھے اور جیل کی کال کوٹھڑی میں آنسو بہانے پر مجبور تھے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے اس لئے تشریف رکھیں۔ان کا مائیک بند کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں انتہائی اہم بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ جب ہمارے قائدین لاہور تشریف لاتے ہیں تو ان کے استقبال کے لئے بینز اور ہورڈنگ مال روڈ پر لگائے جاتے ہیں اور ہوتا یہ ہے کہ جب بھی صدر پاکستان یا وزیر اعظم تشریف لاتے ہیں یا رات کو ڈاکٹر بابر اعوان صاحب نے آنا تھا تو پولیس کی قیادت میں بلدیہ کے ملازمین کے ذریعے

ہورڈنگز اور بینرز اتار دیئے جاتے ہیں۔ ہمیں مجبور نہ کیا جائے، ہم بڑے تحمل اور بردباری کے ساتھ سیاست کر رہے ہیں اور انہیں عقل اور ہوش کے ناخن لینے چاہئیں کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے تحمل کی سیاست کی ہے اور ہمیشہ بردباری کی سیاست کی ہے لیکن بینرز اور ہورڈنگز اتارنے کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ق) کے معزز ممبران ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف اس request کے ساتھ کہ آج وقت نہیں ہے کہ ایک دوسرے کے خلاف اس طرح کی حرکتیں کی جائیں۔ آج قوم بڑی critical condition سے گزر رہی ہے تو ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ تحمل اور بردباری کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔۔۔

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسراء صاحب! تشریف رکھیں اور مجھے ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں۔ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ پہلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ راحیلہ خادم حسین! آپ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1210 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کے سیکنڈری سکولز میں سائنس ٹیچرز کی تعیناتی کا مسئلہ

*1210: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں کتنے ایسے سیکنڈری سکولز ہیں جہاں پر سائنس کے اساتذہ نہ ہیں اور کیوں، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) لاہور شہر میں سیکنڈری سکولز میں کب تک سائنس ٹیچر کی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) لاہور شہر میں 27 ایسے سیکنڈری سکولز ہیں جن میں کل 37 سائنس کے اساتذہ کی پوسٹیں بوجہ ٹرانسفر/ پروموشن / ریٹائرمنٹ خالی ہیں۔

(ب) ریکروٹمنٹ پالیسی 12۔2011 کا ڈرافٹ تمام پنجاب کی ویکنسی پوزیشن کے مطابق تیار ہے۔ چیف منسٹر سے منظوری کے لئے سمری جلد ہی بھیج دی جائیگی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان vacant posts پر current situation کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ہماری existing position یہ ہے کہ اس وقت لاہور شہر میں 27 ایسے سیکنڈری سکول ہیں جن میں سائنس کے اساتذہ کی کُل 37 پوسٹیں بوجہ ٹرانسفر، پروموشن اور ریٹائرمنٹ خالی ہیں۔ اس وقت 37 میں سے 21 پوسٹیں ٹرانسفر اور پروموشن کے تحت fill up کے process میں ہیں، کچھ fill up ہو چکی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کچھ fill up ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ محکمے نے 16 پوسٹوں کا اخبار میں اشتہار دے دیا ہے اور 13۔جولائی کو چیف منسٹر صاحب کو ہماری سمری جا چکی ہے۔ ہم 32 ہزار ایجوکیٹر recruit کر رہے ہیں اور انشاء اللہ وہ بھی میرٹ پر بھرتی کئے جائیں گے۔ یہ 16 پوسٹیں چونکہ سائنس ٹیچروں کی تھیں اس لئے محکمہ اس کا اشتہار علیحدہ سے بھیج چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کا بھی گرمیوں کی چھٹیوں میں process complete ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا پنجاب کے دوسرے سکولوں میں بھی اسی طرح پوسٹیں fill کی جائیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جی، جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے عرض کیا کہ ہم نے 13۔جولائی کو چیف منسٹر صاحب کو ایک سمری بھیجی ہے جس میں پورے پنجاب کے تمام سکولوں کے لئے 32218 اسامیوں کے لئے approval کی درخواست کی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہماری سمری approve ہو جائے گی کیونکہ چیف منسٹر صاحب نے کل ایک میٹنگ میں verbally

approval دے دی ہے۔ یہ پورے پنجاب میں اساتذہ کی recruitment کا process ہو گا جو اگلے چند دنوں میں شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ بڑا ضروری ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! منسٹر صاحب صرف یہ وضاحت فرما دیں کہ انہوں نے جز (الف) کے جواب میں لکھا ہے کہ لاہور شہر میں 27 ایسے سیکنڈری سکول ہیں جن میں کل 37 سائنس کے اساتذہ کی پوسٹیں بوجہ ٹرانسفر، پروموشن اور ریٹائرمنٹ خالی ہیں۔ یہ بتا دیں کہ لاہور کی کل کتنی پوسٹیں ہیں جن میں سے 37 خالی ہیں؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی پہلے سوال کا جواب تو لے لیں، ایک دم دوسرا تو نہیں آ سکتا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو سمری سیٹیں پوری کرنے کے لئے چیف منسٹر کو بھیجی ہے کیا یہ سمری صرف لاہور کی خالی سیٹوں کے لئے ہے یا پورے پنجاب کی سیٹیں پُر کرنے کے لئے ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے بتا دیا ہے کیا آپ نے سنا نہیں ہے؟ میں نے ان سے categorically ایک بات پوچھی ہے اور انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہم پورے پنجاب میں 32 ہزار اساتذہ میرٹ پر بھرتی کر رہے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جتنی سیٹیں خالی ہیں کیا انہوں نے اُن تمام خالی سیٹوں کی سمری بھیجی ہے یا 40 ہزار خالی تھیں، اس میں سے 20 ہزار یا 15 ہزار کی سمری بھیجی ہے اور باقی سیٹوں کو fill کرنے کے لئے کوئی دیگر سمری بھیجنے کے لئے رکھ لی ہے؟

جناب سپیکر: پہلی بات کا جواب آ گیا ہے دوسری بات کا جواب دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جو SNEs approve ہوئی ہیں اور ہم نے جو rationalization کی اس کے بعد ہمارے سامنے یہ آیا کہ اساتذہ کی ضرورت 32218 کے قریب ہے۔ ہم نے چیف منسٹر صاحب کو سمری بھیجی ہے، میں ان کو دوبارہ بتانا چاہوں گا کہ ان پوسٹوں کی verbally approval ہو گئی ہے اور یہ پورے پنجاب کے لئے ہے۔

جناب سپیکر: پھر پنجاب میں کوئی ایسا سکول تو نہیں رہ جائے گا جس میں کمی واقع ہو اور آپ نے اس کو ignoreکر دیا ہو۔کوئی ایسی بات تو نہیں ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!اس وقت ہمارے پاس جو کمی ہے ہم نے اس کی recruitmentکی approvalکے لئے سمری بھیج دی ہے ان کو مکمل ہونے میں چھ سے آٹھ ماہ لگ جائیں گے۔ابھی جو ہمارے پاس کمی ہے وہ تو ہم پوری کر لیں گے مگر6تا8ماہ کے بعد ہو سکتا ہے کہ ہمارے مزید نئے سکول بنیں،SNEs approveہوں اور سکولوں کیupgradationsہوں تو اس کے مطابق پھر چند سو یا چند ہزار سیٹیں۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ پورے پنجاب میں کل کتنی سیٹیں خالی ہیں،انہوں نے جو32ہزار کی تعداد بتائی ہے یہ32ہزار ہی خالی ہیں یا 40ہزار،60ہزار خالی ہیں اور ان میں سے32ہزار کی سمری بھیجی ہے؟realityیہ ہے کہ ضلع مظفر گڑھ کی 900 خالی سیٹیں موجود ہیں جن کا تذکرہ انہوں نے اس سمری میں نہیں کیا کیونکہ مسلم لیگ (ن) کو مظفر گڑھ سے کوئی ایم پی اے کی سیٹ نہیں ملی۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر انہوں نے 32 ہزار سیٹوں کی سمری جناب وزیراعلیٰ پنجاب کوmoveکی ہے تو مظفر گڑھ کی جو سیٹیںSNEہو چکی ہیں ان میں سے انہوں نے900 سیٹیں نہیں بھیجیں۔وہ کیوں نہیں بھیجیں اور بتا دیں کہ وہ کب تک بھیجیں گے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!آپ کے نوٹس میں ایسی کوئی بات ہے کہ 900 سیٹیں جو خالی ہیں ان کی سمری آپ نے نہیں بھیجی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!نہیں،ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ہمارے لئے تمام سکول بہت important ہیں اور ہماری حکومت کے لئے پنجاب کے تمام سکول ہی بہت importantہیں۔تمام سکولوں میں جو سیٹیں خالی تھیں اسی حساب سے ہم نئیrecruitmentکے لئےapprovalلے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ راحیلہ خادم حسین!اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر!اس سوال کا نمبر 1236 ہے اور اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

آئی ٹی کے 515 سکولوں میں تعینات
آئی ٹی ٹیچرز و لیب انچارجز کے ریگولر کرنے کا مسئلہ

*1236: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت پنجاب میں انفارمیشن ٹیکنالوجی اور سائنس کے فروغ کے لئے ورلڈ بنک کے تعاون سے تین سالہ پراجیکٹ شروع کیا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے پراجیکٹ پر پنجاب کے 35 اضلاع کے 515 سکولوں میں تعینات آئی ٹی ٹیچرز اور لیب انچارجز کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس پراجیکٹ پر کام کرنے والے آئی ٹی ٹیچرز اور لیب اسسٹنٹس کی تعداد 1030 ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت انفارمیشن ٹیکنالوجی اور سائنس کے فروغ کے لئے اس محکمے میں مختلف پوسٹوں پر کام کرنے والے ٹیچرز، لیب اسسٹنٹس اور دیگر اہلکاران کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے صوبہ کے سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں مالی سال 10-2009 سے کام شروع ہو چکا ہے جس کے تحت 4286 آئی ٹی لیبز قائم کی گئی ہیں لیکن اس پراجیکٹ کا تعلق ورلڈ بنک سے نہیں ہے بلکہ یہ حکومت پنجاب کا اپنا پراجیکٹ ہے۔

(ب) 2008 میں فیڈرل گورنمنٹ کی امداد سے صوبہ کے 36 اضلاع میں 515 سکولوں (زنانہ/مردانہ) میں آئی ٹی Labs قائم کی گئیں جن میں 515 آئی ٹی ٹیچرز اور لیب اسسٹنٹ تعینات کئے گئے تھے۔ پراجیکٹ ختم ہونے پر حکومت پنجاب نے ان ملازمین کو نئے معاہدے پر ملازمت دی ہے جو ابھی تک ان سکولوں میں کام کر رہے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے قائم کردہ 515 سکولوں میں آئی ٹی Labs میں کام کرنے والے آئی ٹی اساتذہ اور لیب انچارجز کی تعداد 1030 ہے جبکہ بعد ازاں قائم کی جانے والی 4286 آئی ٹی Labs میں کام کرنے والے آئی ٹی اساتذہ کی تعداد 4286 ہے جن پر تقرری کا عمل جاری ہے۔

(د) ان کمپیوٹر اساتذہ اور لیب انچارج صاحبان کو مستقل کیا جا چکا ہے۔ اگر کسی کو شکایت ہو تو وہ محکمے یا متعلقہ ضلعی حکومت سے رجوع کر سکتا ہے تاہم یہ پوسٹ لیب انچارج ہے لیب اسسٹنٹ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی!

سیدہ ماجدہ زیدی: شکریہ۔ جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ 2008 میں فیڈرل گورنمنٹ کی امداد سے صوبہ کے 36 اضلاع میں 515 سکولوں (زنانہ، مردانہ) میں IT Labs قائم کی گئیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ 2008 کا سوال تھا جس کا جواب 2011 میں آیا ہے۔ 2009-10 میں پنجاب حکومت نے کتنی IT Labs بنائیں، کتنے اساتذہ بھرتی کئے اور ان کے کیا پراجیکٹ ہیں؟ جبکہ میری information کے مطابق ہر سال 80 لاکھ بچے پیدا ہوتے ہیں اور ہر سال 80 لاکھ بچے سکول جانے کے قابل بھی ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے اس میں کیا increase کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! انہوں نے جو 2008 کے IT Labs کا ذکر کیا یہ فیڈرل گورنمنٹ کی منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے تحت 2008 میں 515 سکولوں میں IT Labs establish کی گئیں۔ مگر ہم نے 2009-10 میں 4286 ہائر سیکنڈری سکولوں میں اسٹیٹ آف دی آرٹ IT Labs establish کیں۔ ان کا سوال recruitment کے حوالے سے ہے تو اس وقت ہماری 90 فیصد IT Labs operational ہیں، ان میں سٹاف بھی موجود ہے، ہم نے چھٹی کلاس سے بچوں کو کمپیوٹر کی تعلیم دینا شروع کر دی ہے اور اس سے ہزاروں بچے مستفید ہو رہے

ہیں۔ جہاں تک انہوں نے بات کی کہ 80 لاکھ بچوں کی سالانہ پیدائش ہوتی ہے اور 80 لاکھ بچے سالانہ سکول میں جانے کے قابل ہوتے ہیں ہم نے اس سال پہلی دفعہ جو complete survey کرایا ہے اور ہمارے سروے کے مطابق اس وقت 5 سے 8 سال کی عمر کے 31 لاکھ بچے ایسے تھے جو سکولوں سے باہر تھے جس کے لئے ہم نے massive primary enrolment جو 7۔اپریل کو شروع کی تھی تو اس میں 70 فیصد ٹارگٹ achieve کیا ہے اور ان بچوں کو سکول تک لے کر گئے ہیں۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ 31۔اکتوبر تک 31 لاکھ بچوں کو سکولوں تک لے جائیں گے۔

جناب سپیکر! massive enrolment drive کے ساتھ ساتھ بچوں کو retain کرنا اور drop out rate کو کس طرح کم کرنا ہے اس پر ہم کام کر رہے ہیں اور اگر کبھی یہ چاہیں گے تو ہم ان کو complete briefing دے دیں گے جس پر حکومت پنجاب کام کر رہی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں معزز وزیر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو انہوں نے تعداد بتائی ہے کہ 4286 آئی ٹی لیب میں 4286 ہی آئی ٹی ٹیچرز موجود ہیں۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! نہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے لکھا ہے کہ تقرری کا عمل جاری ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! قائم کی جانے والی 4286 آئی ٹی لیب میں کام کرنے والے آئی ٹی اساتذہ کی تعداد 4286 ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے آگے یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ تقرری کا عمل جاری ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ لکھا ہوا ہے کہ اساتذہ کی تعداد 4286 ہے جن پر تقرری کا عمل جاری ہے۔ میں نے یہی بات point out کرنی تھی جو آپ نے point out کر دی ہے۔ اگر تقرری کا عمل ہی جاری ہے تو پھر یہ 4286 ٹیچرز کہاں ہیں اور کیا یہ کاغذوں میں ہیں کیونکہ سکولوں میں تو اساتذہ نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے آپ نے بات کر لی ہے اب ان کو جواب دینے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہماری 90 فیصد I.T Labs میں اساتذہ کی recruitment ہو گئی ہے، کئی جگہوں پر availability ہماری میرٹ پالیسی کے مطابق نہیں ہوتی اور ہم نے آئی ٹی ٹیچروں کی بھرتی پر ban نہیں لگایا ہوا جیسے جیسے آئی ٹی کے ٹیچرز مل رہے ہیں ان کی بھرتی کی جاری ہے۔ ہماری 400 کے قریب ایسی I.T Labs ہیں جہاں پر آئی ٹی کے اساتذہ نہیں ہیں مگر ہماری وہ I.T Labs بھی اس لحاظ سے operational ہیں کہ ان سکولوں میں جو اور مضامین کے ٹیچرز ہیں جن کو computer آتا ہے تو ان کے ذریعے ہم بچوں کو computer کی تعلیم دے رہے ہیں۔ یہاں پر ان پوسٹوں کے حوالے سے اس لئے لکھا گیا ہے کہ جن پر تقرری کا عمل جاری ہے تو بیچ میں 10 فیصد کا shortfall ہے اس کو ہم ساتھ ساتھ fill up کرتے چلے جا رہے ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی نہیں، آپ تشریف رکھیں اور اپنی باری کا انتظار کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس کا جواب سراسر غلط ہے کیونکہ یہاں پر categorically لکھا گیا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے تو کسی کی بات نہیں ماننی کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے 90 فیصد بھرتی کی ہے اور باقی جو 10 فیصد رہتی ہے وہ بھی مرحلہ وار کر رہے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ House اور عوام کو دھوکا دے رہے ہیں ان کا جواب سراسر غلط ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر مزید بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کی بڑی مہربانی اور بہت نوازش آپ تشریف رکھیں۔ جی، نوید انجم صاحب!

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ 10 فیصد آئی ٹی کے ٹیچرز باقی رہتے ہیں تو یہ سوال 2008 کا ہے یعنی یہ سوال 28۔ جولائی 2008 کو کیا گیا تھا تو اس کو تین سال گزر گئے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر تین سالوں میں 4286 آئی ٹی لیب میں آئی ٹی کے ٹیچرز مکمل نہیں ہوئے ہیں تو مجھے منسٹر صاحب اس کی تاریخ بتا دیں کہ یہ کب تک مکمل کر دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کو تو ویسے تین سال نہیں ہوئے ہیں اور ہماری آئی ٹی لیب مالی سال 10-2009 میں establish ہوئیں تھیں۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ہم نے بہت ساری جگہوں پر آئی ٹی ٹیچر کے لئے جو میرٹ رکھا ہے اس پر ہمیں ٹیچروں کی availability نہیں ہو رہی تھی اور کچھ لوگوں نے join کیا لیکن شاید پرائیویٹ سیکٹر میں آئی ٹی کی اچھی jobs ملتی ہیں تو وہ ہمیں درمیان میں چھوڑ کر بھی چلے گئے ہیں جس کی وجہ سے یہ shortfall آیا۔ میں اس وقت آپ کو exact figures دے دیتا ہوں کیونکہ اس کی تقرری پر کوئی ban نہیں ہے اور ہم ساتھ ساتھ I.T Labs کو چلانے کے لئے recruitment کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس وقت 4286 پوسٹوں میں سے 259 پوسٹیں خالی ہیں، اس وقت تقرری کا عمل بھی جاری ہے اور انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال وسیم قادر صاحب کا ہے سوال نمبر بولئے گا۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1600 ہے اور اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مڈل و ہائی سکولز میں ہاکی کے کھیل کے فروغ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*1600: جناب وسیم قادر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت مڈل و ہائی سکولوں میں ہاکی کے کھیل کے فروغ کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(ب) ہاکی کے کھیل کے لئے جو فنڈ سکولوں و کالجوں میں رکھا گیا 2003 سے لے کر 2007 تک اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن)

(الف) حکومت پنجاب نے صوبہ کے تعلیمی اداروں میں طلباء و طالبات میں کھیلوں کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور اس کے فروغ کے لئے سپورٹس فنڈ قائم کیا ہے تاکہ طلباء و طالبات سپورٹس

activities سے مستفید ہو سکیں۔ پنجاب کے تعلیمی اداروں میں ہاکی کی ترویج و ترقی کے لئے حکومت اور تعلیمی ادارے خصوصی دلچسپی لے رہے ہیں۔ ہاکی سپورٹس میں major games کا حصہ ہے تقریباً تمام بڑے ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز میں ہاکی کھلائی جاتی ہے۔ ہاکی میں تربیت دینے کے لئے تحصیل سطح پر تعینات سپورٹس آفیسرز تعلیمی اداروں کو کھلاڑیوں کی تربیت کے لئے کوچز کی خدمات فراہم کر رہے ہیں پرائیویٹ کلب بھی بڑے شہروں میں ہاکی کی ترقی کے لئے تعلیمی اداروں کو معاونت کر رہے ہیں سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے وزیر اعلیٰ پنجاب پروگرام برائے ادبی مقابلہ جات و سپورٹس 10-2009 تحصیل کی سطح سے لے کر صوبائی سطح تک اور ہائی سکولوں سے لے کر یونیورسٹی تک سپورٹس کے مقابلہ جات کرائے ہیں جن میں ہاکی کے مقابلے بھی شامل تھے کھیلوں کی ترویج کے لئے حکومت کروڑوں روپے کے انعامات ہر سال دے رہی ہے۔

(ب) صوبہ کے ہائی سکولوں میں ہاکی کے کھیل کے لئے مخصوص فنڈ مختص نہیں کئے گئے۔ بلکہ تعلیمی ادارے سپورٹس / کھیلوں کے انتظامات کے لئے فروغ تعلیم فنڈ سے ہی حاصل شدہ آمدنی سے اخراجات کرتے ہیں ہر سال ٹورنامنٹ کے انعقاد اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سکولوں کو فنڈز فراہم کرتے ہیں ہر بورڈ اپنے وسائل کے مطابق فنڈز فراہم کرتا ہے فنڈز کی مقدار میں یکسانیت نہ ہے۔

10-2009 اور 11-2010 میں کھیلوں کے مقابلہ جات پر پورے صوبہ میں ہر سال دو کروڑ روپے سے زائد کے فنڈز وزیر اعلیٰ پروگرام برائے سپورٹس پر خرچ کئے گئے۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرے سوال کے جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ تقریباً تمام بڑے ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں ہاکی کھلائی جاتی ہے۔ ہاکی کی تربیت دینے کے لئے تحصیل سطح پر تعینات سپورٹس آفیسرز تعلیمی اداروں کے کھلاڑیوں کو تربیت کے لئے کوچز کی خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ پرائیویٹ کلب بھی بڑے شہروں میں ہاکی کی ترقی کے لئے تعلیمی اداروں کی معاونت کر رہے ہیں تو میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ ان کلبوں کے نام بتانا پسند فرمائیں گے کہ کون سے پرائیویٹ کلب ہیں جو سکولوں میں پرائیویٹ ٹیچنگ کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ تقریباً تمام بڑے سے کیا مراد لیا جائے یعنی کتنے فیصد لیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آج سے بہت سال پہلے جس وقت ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ہائر ایجوکیشن، school side اور سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سارا ایک ہی ڈیپارٹمنٹ میں ضم تھا تو اس وقت کے notification کے مطابق ہر سکول میں بچوں کو تین کھیلیں کھلائی جاتی تھیں اور Athletic اس کے علاوہ ہے۔ اب چونکہ سکول ڈیپارٹمنٹ علیحدہ ہو گیا، سپورٹس ڈیپارٹمنٹ بھی علیحدہ ہو گیا اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ بھی علیحدہ تھا اور اب سپورٹس ڈیپارٹمنٹ ہائیر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ merge ہو گیا ہے۔ میں ان کو بتاتا جاؤں کہ ہم نے سکولوں میں سپورٹس کا وہی سلسلہ رکھا ہے کہ وہاں پر تین کھیلیں ہوں گی۔ جہاں تک انہوں نے پرائیویٹ کلب کا کہا ہے اس کی تفصیل میں ان کو بعد میں مہیا کر دوں گا کیونکہ اس وقت میرے پاس ان پرائیویٹ کلبوں کے نام کی تفصیل نہیں ہے جن کے بارے میں یہ پوچھ رہے ہیں تو میرے پاس جو information آئی ہے کہ کچھ جگہوں پر لوکل کلب ہوتے ہیں یہ ہمارے سکولوں میں جا کر جو بچے اچھی ہاکی کھیلتے ہیں ان کو trained کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ہماری بالکل کوشش ہے کہ ہم سپورٹس کو زیادہ سے زیادہ promote کریں، اس کے لئے تمام Board of Intermediate and Secondary Education اس حوالے سے فیس اکٹھی کرتے ہیں تو ان کے پاس بھی فنڈز ہوتے ہیں جو کہ وہ فنڈز District wise provide کرتے ہیں۔ ہم اس وقت 2 کروڑ روپے سالانہ پچھلے دو سال سے سپورٹس پر خرچ کر رہے ہیں۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! بڑے دکھ سے یہ کہنا پڑتا ہے، میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ میں مطمئن ہوں اور یہ بھی کہا جا سکتا تھا کہ میں مطمئن ہوں لیکن یہ صوبہ پنجاب اور پاکستان کے youths کا مسئلہ ہے۔ ہم جس طرح سے سپورٹس کو ignore کر رہے ہیں۔ دنیا میں کوئی بھی قوم جس نے ترقی کی ہے انہوں نے سپورٹس کو اولین ترجیح دی ہے کیونکہ سپورٹس سے صرف جسم ہی نہیں بلکہ ذہن بھی تروتازہ اور طاقت ور ہوتا ہے۔ میں یہ بات بڑے دکھ سے کہتا ہوں کہ سپورٹس کو ignore کیا جا رہا ہے اور نوجوانوں کو سکولوں میں وہ سہولتیں مہیا نہیں کی جا رہیں۔ ہاکی ہمارا قومی کھیل ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس پر دو فیصد بھی کام نہیں ہو رہا۔ اگر 80 اور 90 کی دہائی میں چلے جائیں جب ہم سکولوں میں تھے تو سکولوں میں tournaments ہوا کرتے تھے۔ اب کچھ بھی نہیں ہے اور اگر کچھ ہے تو صرف پیپروں میں ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبر کو یہ بات بتانا چاہوں گا کہ ہمارے پاس جن سکولوں میں grounds available ہیں اور ان کا سوال کیونکہ specifically Hockey کے حوالے سے ہے تو ہمارے گورنمنٹ کے سکولوں میں ہاکی بالکل کھیلی جاتی ہے اور ہمارے بہت سارے ایسے سکولز ہیں جہاں پر ہمیں grounds کی availability نہیں ہے تو وہاں پر یہ مسئلہ ہے۔ جہاں تک وسیم قادر صاحب نے بات کی ہے اس سے ہم پوری طرح committed ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہماری آنے والی نسلیں سپورٹس میں بھی اسی طرح involve ہوں اس لئے ہم پچھلے دو سالوں سے تقریری مقابلے اور sports competition پنجاب level پر کروا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس 2 کروڑ سے تو لگتا ہے کہ آپ کی کوئی دلچسپی نہیں ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب والا!۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ غیر ضروری باتیں کر کے ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا یہ کیا طریق کار ہے، جب میں ان سے بات کر رہا ہوں تو آپ درمیان میں مداخلت کیوں کرتے ہیں؟ بڑے افسوس کی بات ہے۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ مقابلہ جات کے لئے آپ نے جو فنڈز رکھے ہیں یہ بہت کم ہیں آپ اس میں کوئی اضافہ کر سکتے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب والا! co-curricular activities اور sports competition کی مد میں چیف منسٹر صاحب نے 17 کروڑ روپے مختص کئے تھے مگر پچھلے سال سیلاب کی وجہ سے ہم نے اس کے کچھ فنڈز کم کر دیئے تھے اب انشاء اللہ ہم اس کو بڑھائیں گے۔ ہمارے پاس سپورٹ ڈیپارٹمنٹ میں فنڈز ہیں اور ہم committed ہیں کہ اپنے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سپورٹس کو زیادہ سے زیادہ promote کریں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، محترمہ! اب آپ اس پر اپنا ضمنی سوال فرمائیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! مجھے بہت افسوس ہے کہ یہ جو بھی جواب دیتے ہیں وہ complete اور proper نہیں ہوتا۔ جیسے انہوں نے مجھے ایک جواب دیا تھا اسے میں نے کچھ مہینے پہلے سے لے کر آج تک check کیا، چھ سال سے میں ادھر ہی پنجاب میں ایجوکیشن کمیٹی کی سربراہ رہی ہوں مگر میں

بھی یہ نہیں جانتی کہ چکوال کے کسی ایک سکول میں بھی سپورٹس نام کالفظ بھی بچوں کے علم میں ہو، توجہ صرف لاہور اور اپنے حلقے کے سکولوں کی طرف نہیں دینی چاہئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی آوازیں)

شیم، شیم کی کوئی بات نہیں ہے۔I don't want to shame him. I just wish to guide him. کہ یہ ایک کمیٹی بنادیں یا کسی وقت بیٹھ کر ہم سے properly بات کریں اور ہماری یہ ذمہ داری بھی لگائیں تو ہم اپنے حلقے کے لوگوں کے بارے میں ان کو proper بات بتائیں تاکہ ان کے پاس exact knowledge ہو۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے اور میں بالکل کسی کی شیم نہیں کرنا چاہتی، میں help out کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں۔ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! with this background میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چکوال کے کسی ایک سکول میں بھی سپورٹس نہیں ہوتیں اور سپورٹس کے نام پر بچے کھیلتے ہیں، پٹاخے چلاتے ہیں اور کینٹین سے کھانا کھاتے ہیں، coke پیتے ہیں، دو، تین پیریڈز کے لئے ان کی چھٹی ہو جاتی ہے۔ کیا یہ بات ان کے knowledge میں ہے؟ ایسا تقریباً تمام دیہاتوں میں ہے۔ یہ ایک concrete فیصلہ کریں اور اس کا سد باب کریں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے نیچے کوئی چیز تو ایسی نہیں ہے جو آپ کو پریشان کرتی ہے؟ بڑے افسوس کی بات ہے، ان کی بات کا جواب انہوں نے دینا ہے آپ نے تو نہیں دینا۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو بات کی ہے میں ان کو بہت زیادہ appreciate کروں گا کہ بالکل ٹھیک بات ہے اگر ہمیں ہمارے معزز ممبران اسمبلی اپنے اپنے حلقوں کا feedback دیں تو ہم زیادہ بہتر طریقے سے perform کر سکتے ہیں مگر جہاں تک انہوں نے بات کی ہے کہ کسی سکول میں بھی سپورٹس نہیں ہوتیں تو اس سے میں agree نہیں کروں گا مگر

کسی حد تک ان کی بات ٹھیک بھی ہے کہ جس طرح ہمیں سپورٹس کو اپنے سکولوں اور کالجوں میں لے کر آگے چلنا چاہئے اس طرح سے ابھی ہم نہیں چل رہے۔ ہمیں سپورٹس کو اس طرح لے کر چلنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی

ڈاکٹر زمردیا سمین رانا: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: No, my dear. Thank you very much آپ اپنی محنت خود کیا کریں، یہ تو اچھی بات نہیں ہے۔ جی، سید حسن مرتضٰی صاحب! سوال کا نمبر بولیں۔

سید حسن مرتضٰی: سوال نمبر 2200 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ مدرستہ البنات ہائی سکول چنیوٹ کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*2200: سید حسن مرتضٰی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ مدرستہ البنات ہائی سکول چنیوٹ کتنے رقبہ پر قائم ہے اور اس کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) اس سکول میں سیکشن وار بچیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) اس سکول میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد گریڈ اور اسامی وار فراہم کریں نیز کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں خالی اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا اس سکول کی عمارت اور دیگر سامان فرنیچر وغیرہ اس میں زیر تعلیم بچیوں کی تعداد کے مطابق ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گورنمنٹ مدرستہ البنات ہائی سکول چنیوٹ کا کل رقبہ 5 کنال 14 مرلے ہے اور اس کی عمارت 21 کمروں پر مشتمل ہے۔ پانچ کمرے زیر تعمیر ہیں۔

(ب) سیکشن وار بچیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سیکشن کی تعداد 40 ہے۔

(ج) سکول کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ٹرانسفر اور تقرری کی پابندی کی وجہ سے پُر نہ کی گئی ہیں۔

(د) سکول کی عمارت اور دیگر سامان فرنیچر وغیرہ زیر تعلیم بچیوں کی تعداد کے مطابق ناکافی ہے اور اس سال 11-2010 میں مولانا محمد الیاس چنیوٹی ایم پی اے۔پی پی۔73 نے 3.100 ملین روپے اس سکول کے لئے فراہم کئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! فی الحال میرا ضمنی سوال کوئی نہیں ہے۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا وہ اس جواب سے مطمئن ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب محکمے نے properly نہیں دیا جس کی وجہ سے ڈی او ایجوکیشن کو ابھی ہم نے سزا کے طور پر وہاں سے فارغ کیا ہے اور ای ڈی او ایجوکیشن explanation cell کی ہے کہ انہوں نے اس کا جواب غلط کیوں دیا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب نے جو کارروائی کی ہے میں اس سے مطمئن ہوں اور امید ہے کہ محکمے کی کارروائی مزید بہتر ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ بہتر ہو گی۔ اگلا سوال وسیم قادر صاحب آپ کا ہے۔

جناب وسیم قادر: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2384 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور گورنمنٹ گیلانی گرلز پرائمری سکولز یو سی۔37 کے مسائل و دیگر تفصیلات

*2384: جناب وسیم قادر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گیلانی گرلز پرائمری سکول یو سی۔37 لاہور انتہائی خستہ حال عمارت میں قائم کیا گیا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سکول کو کسی نئی عمارت میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گورنمنٹ گیلانی گرلز پرائمری سکول شالامار ٹاؤن لاہور کینٹ کرائے کی بلڈنگ میں چل رہا ہے اور عمارت کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ب) کیونکہ سکول کرائے کی عمارت میں چل رہا ہے اس لئے جیسے ہی کوئی متبادل جگہ ملی تو عمارت تعمیر کرنے کے بعد سکول کو اس میں منتقل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کو request کروں گا کہ میرا حلقہ بالکل ان کی constituency کے ساتھ ہے اگر یہ مجھے ٹائم دے دیں اور میرے ساتھ اس جگہ کا ایک visit کر لیں۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ خیال کیجئے وہ آپ کی بات کر رہے ہیں۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ request کروں گا کہ اگر وہ مجھے ٹائم دے دیں اور میرے ساتھ اس علاقے میں اس سکول کا visit کر لیں کیونکہ میری constituency بھی بالکل ان کے ساتھ ہے تو بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: یقیناً وہ آپ کو ٹائم دے دیں گے۔ جی، ان کو کوئی ٹائم دیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کو visit کراتا ہوں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جب یہ کہیں میں بالکل حاضر ہوں۔ میں ان کے ساتھ visit کر لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، جناب نوید انجم صاحب! اب آپ کا سوال ہے، آپ کا ایک سوال رہ گیا ہے۔ I tell you. آپ کا بس یہی سوال ہے، دوسرا سوال آپ کر نہیں پائیں گے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا ایک سوال 2484 ہے اور دوسرا سوال 2485 ہے۔ میں دونوں سوالوں کے جوابات سے پوری طرح مطمئن ہوں۔

لاہور کے ہائی سکولوں کی گرانٹ ودیگر تفصیلات

*2484: جناب محمد نوید انجم: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کے ہائی سکولوں کو مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ دی گئی؟

(ب) ان سکولوں کو فراہم کردہ گرانٹ کس کس مد میں دی گئی تھی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ان سکولوں کے ہیڈماسٹرز اور کلرکوں کو ٹی اے/ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں کے ہیڈ ماسٹرز اور کلرکوں نے یہ رقم سکولوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے کی بجائے فرضی کلیموں پر سرکاری خزانہ سے نکلوائی ہے اور خُورد بُرد کر لی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سلسلہ میں ان سکولوں کا سپیشل آڈٹ کروانے اور ذمہ دار ہیڈماسٹروں اور کلرکوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Year	Amount
2007-08	Rs;1,73,11,35,408/-
2008-09	Rs:1,84,69,62,725/-

ٹوٹل رقم:۔/3,57,80,98,133 روپے صرف تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈویلپمنٹ/نان ڈویلپمنٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران ٹی اے ڈی اے کی گرانٹ ہیڈماسٹرز اور کلرکوں کو نہیں دی گئی۔

(د) درست نہ ہے کیونکہ ایسی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ہ) تمام ڈی ای او کے دفاتر میں بجٹ اینڈ اکاؤنٹ آفیسر کی پوسٹ موجود ہے جس کے ذریعے ڈی ای اوز کی سرپرستی میں سکولوں کا آڈٹ ہوتا ہے۔اگر شکایت موصول ہوئی تو سپیشل انکوائری اور آڈٹ کر کے متعلقین کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور پی پی۔156 لاہور کینٹ کے ہائی سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2485: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔156 لاہور کینٹ میں کتنے ہائی سکول کس کس جگہ واقع ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں تعینات ہیڈ ماسٹرز اور کلیریکل سٹاف کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، پتاجات مع ڈومیسائل کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے ایک ہی سکول میں کام کر رہے ہیں؟

(د) ان ملازمین کو یکم جنوری 2001 سے آج تک کتنی رقم تنخواہ اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) پی پی۔156 لاہور کینٹ میں 6 مردانہ اور 6 زنانہ سکول ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں میں 12 سینئر ہیڈ ماسٹرز اور 9 کلرک ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سینئر ہیڈ ماسٹر 7 اور کلیریکل سٹاف کے 7 افراد کام کر رہے ہیں۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یکم جنوری 2001 سے لے کر آج تک کل رقم -/54,61,79,210 روپے ادا کی گئی ہے۔ (تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جبکہ ٹی اے ڈی اے کی مد میں کوئی رقم ادا نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ جی، محترمہ انجم صفدر صاحبہ! سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2643 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول نشاط آباد فیصل آباد کا قیام و دیگر تفصیلات

*2643: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول نشاط آباد فیصل آباد کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ نشاط آباد کے قرب و جوار میں کوئی گرلز ہائی سکول نہیں ہے اور علاقہ کی بچیوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے دور دراز جانا پڑتا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کو اپ گریڈ کر کے ہائی کا درجہ دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول نشاط آباد فیصل آباد کا قیام 1978 کو بطور پرائمری سکول عمل میں آیا اور 1986 کو مڈل سکول کا درجہ دیا گیا۔

(ب) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول نشاط آباد فیصل آباد سے چند فرلانگ کے فاصلے پر گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول، نشاط آباد اور 1/2 کلومیٹر کے فاصلے پر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 203ر۔ب مانانوالہ اور 1/2 کلومیٹر کے فاصلے پر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 202ر۔ب گٹی واقع ہے۔

(ج) مذکورہ سکول کو MPA Package 2008-09 کے تحت اپ گریڈ کر کے ہائی سکول کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ ہائی حصہ کی بلڈنگ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور SNE کی منظوری کے لئے کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بتاریخ 12-05-2011 ارسال کر دیا گیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! اس کے جواب کے جز(ج) میں یہ لکھا ہے کہ "مذکورہ سکول کو ایم پی اے پیکج 2008-09 کے تحت اپ گریڈ کر کے ہائی سکول کا درجہ دیا گیا ہے۔ ہائی سکول کی تعمیر مکمل ہو چکی ہوئی ہے اور SNE کی منظوری کے لئے یہ کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بتاریخ 12-05-11 بھیج دیا گیا ہے۔" مجھے یہ جاننا ہے کہ یہ جو کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ کو گیا ہے اڑھائی تین مہینے گزر جانے کے بعد اس کا status کیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان کے سکولوں کی SNE فنانس ڈیپارٹمنٹ سے approve ہو گئی ہے اب جیسا کہ ہمارا ban lift ہو گیا ہے یہاں پر اساتذہ تعینات کر دیئے جائیں گے اور جب تک نئی ریکروٹمنٹ نہیں ہوئی تو چونکہ یہ سکول شہر میں ہے تو جن سکولوں میں ٹیچرز زیادہ ہیں وہاں سے ٹیچر یہاں ٹرانسفر کر کے کلاسوں کا اجراء کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ رہ گیا ہے، محترمہ! آپ ایک منٹ میں بتائیں۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2644 ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ نشاط ماڈل مڈل سکول فیصل آباد کے گراؤنڈ کو واگزار کروانے کا مسئلہ

*2644: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ نشاط ماڈل مڈل سکول نشاط آباد کا قیام کب عمل میں آیا سکول کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کے گراؤنڈ پر قبضہ ہو چکا ہے، اگر ہاں تو کب ہوا اور ناجائز قابض کون ہے؟

(ج) کیا حکومت سکول کی گراؤنڈ سے قبضہ واگزار کروانے اور اسے اپ گریڈ کر کے ہائی کا درجہ دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) نشاط ماڈل مڈل سکول نشاط آباد سکیم یکم اکتوبر 1972 کو مارشل لاء ضابطہ نمبر 118 کے تحت نیشنلائزڈ ہوا۔ سکول کا کل رقبہ 16 کنال 5 مرلے ہے۔

(ب) سکول کے گراؤنڈ پر بنام نشاط ملز لمیٹڈ فیصل آباد کا قبضہ ہے اور یہ قبضہ 1988 سے چلا آ رہا ہے۔

(ج) بمطابق فرد جمعبندی (Annex-A) ریکارڈ محکمہ مال فیصل آباد مذکورہ رقبہ سکول نشاط ملز لمیٹڈ کی ملکیت ہے۔ نیشنلائزیشن کے وقت رقبہ 16 کنال 5 مرلہ تھا جس میں سکول کی گراؤنڈ پر ملز انتظامیہ نے 1988 میں قبضہ کر لیا جس کے خلاف Civil Suit (Annex-B) بعنوان "صوبہ پنجاب وغیرہ بنام نشاط ملز لمیٹڈ فیصل آباد" بعدالت جناب حارث علی میاں سول جج درجہ اول فیصل آباد زیر سماعت ہے جس میں آئندہ تاریخ سماعت 31-05-2011 ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ انجم صفدر: میں نے یہ پوچھا تھا کہ سکول کی جو گراونڈ ہے اس پر نشاط مل کا قبضہ ہے، اس کا کیس سول کورٹ میں چل رہا ہے آج تک اس کا فیصلہ کیوں نہیں ہوا اور ابھی اس میں جواب دیا گیا ہے کہ اس کی آئندہ تاریخ سماعت 11-05-31 تھی تو اس میں کیا فیصلہ ہوا؟ ایک تو مجھے اس کا جواب دیا جائے اور دوسرا یہ بتایا جائے کہ آیا حکومت یہ گراونڈ خالی کرانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟ 23 سالوں سے بچے بغیر گراونڈ کے پڑھ رہے ہیں۔ ابھی میرے بھائی نے ہاکی کی گیم کے حوالے سے سوال کیا تھا کہ بچے غیر نصابی سرگرمیوں سے محروم ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ مجھے اس کا جواب دیا جائے۔

جناب سپیکر: پہلی بات انہوں نے یہ پوچھی ہے کہ 11-05-31 کو اس کیس کا کیا فیصلہ ہوا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! 11-05-31 کو اس کی سماعت ہوئی اور عدالت میں اس کی اگلی تاریخ 11-08-10 مقرر کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ کیس عدالت میں pending ہے تو پھر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ کیس کورٹ میں کافی عرصہ سے چل رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں اس کو expedite کرائیں، اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! مجھے ایک اور بات کرنی ہے کہ ایوان کی میز پر یہ جو کاغذ رکھا گیا ہے اگر کوئی اس کو پڑھ کر دکھا دے، میں نے اپنے ساتھوں سے پوچھا ہے کہ کیا آپ پڑھ سکتی ہیں تو انہوں نے کہا ہے کہ نہیں۔ آپ اسے دیکھیں کہ کیا کسی کو کچھ نظر آ رہا ہے؟

جناب سپیکر: مجھے یہاں سے کیا نظر آ سکتا ہے، کیا آپ یہاں سے میرے کاغذ پڑھ سکتی ہیں؟

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہہ رہی، میں یہ کاغذ آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ یہ پڑھا نہیں جا رہا، براہ مہربانی پرنٹنگ اچھی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، اس کی پرنٹنگ ٹھیک کرائی جائے اور آئندہ ایسی بات نہ ہو۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں ان کو بہتر پرنٹ فراہم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے جاتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا۔گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 58 جنوبی ڈوگرانوالہ کے مسائل

*2739: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 58 جنوبی ڈوگرانوالہ تحصیل و ضلع سرگودھا میں کلاس وار بچوں کی تفصیل بتائیں؟

(ب) اس سکول کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس سکول میں کون کون سی missing facilities فراہم کی گئی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس سکول کی چار دیواری نہ ہے اور سکول میں لیٹرین بھی نہ ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سکول کی چار دیواری اور لیٹرین بنانے کے لئے پنجاب ایجوکیشن ریفارمز پروگرام کے تحت رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف)

کلاس اول	کلاس دوئم	کلاس سوئم	کلاس چہارم	کلاس پنجم	ٹوٹل
57	25	32	22	30	166

(ب) اس سکول کو 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران۔/10,000 روپے سکول کی مرمت کی مد میں دیئے گئے۔

(ج) متذکرہ بالا سالوں کے دوران اس سکول کو فنڈز کی کمی کی وجہ سے کوئی missing facility فراہم نہ کی جا سکی۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سکول کی چار دیواری اور لیٹرین نہ ہے تاہم لیٹرین کا عارضی بنیاد پر انتظام کیا گیا ہے۔

(ہ) اس وقت ضلع میں سکولوں کو ایم پی اے صاحبان کی ترجیحات کے مطابق missing facilities فراہم کی جارہی ہیں جس میں حلقہ کے ایم پی اے نے سکول ہذا کو شامل نہ کیا ہے۔ تاہم محکمہ تعلیم ضلع کے دیگر سکولوں کی طرح سکول ہذا کو missing facilities فراہم کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے فراہم کردہ سکول مینجمنٹ کمیٹی گرانٹ میں مبلغ 20,000/-روپے برائے سال 11-2010 میں سکول کے بنک اکاؤنٹ نمبر 5-4897 میں بھیج دیئے ہیں بتدریج اس سکول کی چار دیواری اور لیٹرین کا مسئلہ بھی حل کر دیا جائے گا۔

تحصیل بھلوال سرگودھا کے سکولوں کے لئے فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*2740: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران سالانہ کتنی رقم تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کو پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز کے تحت فراہم کی گئی؟

(ب) اس میں سے کتنی رقم ان سالوں کے دوران کن کن سکولوں کی عمارات کی تعمیر پر خرچ ہوئی، ان سکولوں کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کتنی رقم ان سالوں کے دوران سکولوں میں missing facilities کی فراہمی پر خرچ ہوئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) سال 08-2007 میں 36.359 ملین اور سال 09-2008 کے دوران 26.848 ملین رقم تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کو پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز کے تحت فراہم کی گئی۔

(ب) سال 08-2007 کی مختص شدہ رقم میں سے 26.487 ملین جبکہ 09-2008 کی مختص رقم میں سے 15.998 ملین خرچ ہو چکے ہیں سکولوں کے نام اور خرچ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 42.485 ملین کی رقم ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت تحصیل بھلوال میں missing facilities کی مد میں خرچ کئے گئے۔

فیصل آباد۔ریاضی،انگلش ٹیچرز کے بغیر ہائی سکولز و دیگر تفصیلات

*2768:جناب شفیق احمد گجر:کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد شہر اور پی پی۔68 فیصل آباد میں کتنے ایسے ہائی سکولز ہیں جہاں پر حساب اور انگلش پڑھانے کے لئے پچھلے چار سال سے ٹیچرز نہ ہیں اور کیوں سکولز کے نام مقام سے بھی آگاہ کریں؟

(ب) ان سکولوں میں مذکورہ مضامین کے ٹیچرز کی تعیناتیاں کب تک کر دی جائیں گی؟

وزیر سکولزایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) EDOایجوکیشن فیصل آباد کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق فیصل آباد شہر اور پی پی۔68 کے تمام ہائی سکولز میں حساب اور انگلش پڑھانے کے لئے ٹیچرز موجود ہیں۔
DPI(SE) پنجاب کے مطابق ہائی سکولوں میں سیکنڈری سکول ٹیچرز ایک سائنس اور دو آرٹس کی نسبت سے فراہم کئے جاتے ہیں۔ سائنس ٹیچرز ہی طلباء / طالبات کو سائنس اور ریاضی کے مضامین پڑھاتے ہیں۔ محکمہ نے ریاضی کے اساتذہ کی فراہمی کے لئے کنٹریکٹ پالیسی کے تحت الگ الگ اسامیاں بھی پیدا کی ہیں تاہم ریاضی اور سائنس اساتذہ کی مڈل کلاسز کے لئے بھی فراہمی یقینی بنانے کے لئے محکمہ اس سال موجودہ اسامیوں کی کثیر تعداد کو ریاضی اور سائنس کے اساتذہ میں تبدیل کرنے کاارادہ رکھتا ہے۔اس تجویز پر تیزی سے عملدرآمد کیا جارہا ہے۔ ضلع فیصل آباد کی پوزیشن دوسرے اضلاع کی نسبت بہتر ہے تاہم حکومتی پالیسی کے نتیجہ میں ریاضی اور انگلش کے اساتذہ کی کمی بہت حد تک پوری ہو جائے گی۔

(ب) ان سکولوں میں مذکورہ مضامین پڑھانے کے لئے ٹیچرز تعینات ہیں۔

ضلع فیصل آباد۔ٹیچرز کے بغیر سکولز و دیگر تفصیلات

*2769:جناب شفیق احمد گجر:کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے ایسے سکولز ہیں جہاں پر ٹیچرز تعینات ہیں لیکن طالب علم نہ ہیں سکولز کے نام مقام سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے ایسے سکولز ہیں جن میں طالب علم ہیں لیکن ان کو پڑھانے کے لئے ٹیچرز نہیں ہیں سکولز کے نام مقام سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضلع فیصل آباد میں کوئی ایسا سکول نہ ہے جس میں ٹیچرز تعینات ہیں لیکن طالب علم نہ ہیں۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں کوئی ایسا سکول نہ ہے جس میں طالب علم ہیں لیکن ٹیچرز نہ ہیں۔

تحصیل صادق آباد کے سکولز میں اساتذہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2829: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں تمام بوائز اور گرلز سکولوں میں اساتذہ کی مطلوبہ تعداد کتنی ہے اور اس وقت کتنے اساتذہ کرام حاضر سروس ہیں، کن کن سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے اور وہ کب پوری کی جائے گی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی مورن اور بوائز پرائمری سکول بستی مورن تحصیل صادق آباد میں اساتذہ اور سٹاف کی تعداد طلباء کی تعداد کے لحاظ سے پوری ہے اگر پوری نہیں ہے تو کب تک پوری کر دی جائے گی آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) اس وقت تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کے تمام بوائز اور گرلز سکولوں میں 2115 اساتذہ کرام حاضر سروس ہیں۔ جن سکولز میں اساتذہ کی کمی ہے اس کی علیٰحدہ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- 2010-11 کی ریکروٹمنٹ میں کچھ پوسٹیں ان مضامین کے امیدوار نہ ملنے کی وجہ سے اور کچھ امیدواروں کی سیلیکشن ہونے کے بعد جوائن نہ کرنے اور کچھ امیدواروں کے استعفیٰ دینے کی وجہ سے تمام پنجاب میں خالی رہیں۔ اب ریکروٹمنٹ پالیسی 2011-12 کا ڈرافٹ تمام پنجاب کی ویکنسی پوزیشن کے مطابق تیار ہے۔ چیف منسٹر سے منظوری کے لئے سمری جلد ہی بھیج دی جائے گی۔

(ب) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول بستی مورن تحصیل صادق آباد میں طلباء کی تعداد کے مطابق اساتذہ کی تعداد پوری ہے۔

سرگودھا۔ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر 73 جنوبی کی اپ گریڈیشن و دیگر تفصیلات

*2832: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر73 جنوبی تحصیل وضلع سرگودھا کی اپ گریڈیشن برائے ہائی سکول منظور ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس اپ گریڈیشن کی ایڈمنسٹریٹو منظوری مورخہ 07-07-2007 کو دی گئی تھی جس کا تخمینہ لاگت 2.350 ملین تھا؟

(ج) حکومت اس سکول کا کام کب تک مکمل کرانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ بچوں کو نئی کلاسز میں جلد از جلد داخلہ کی سہولت میسر آسکے، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) سکول کی عمارت مکمل ہوچکی ہے محکمہ تعلیم نے ٹیک اوور کر لیا ہے۔ سکول کو باقاعدہ ہائی سکول کا درجہ دینے کے لئے سٹاف کی منظوری کا کیس محکمہ فنانس کو بذریعہ چٹھی نمبر SO(SNE)Sargodha/2011 بتاریخ 16۔04۔2011 ارسال کر دیا گیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بورڈ کا امتحان دینے والے کلاس پنجم ومڈل کے طلباء وطالبات کے مسائل

*2839: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے اب نئی پالیسی کے تحت صوبہ بھر میں کلاس پنجم اور مڈل کے طلباء وطالبات کا امتحان ایک امتحانی بورڈ کے ذریعے لینا شروع کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قبل ازیں صوبہ میں کلاس پنجم اور مڈل کے طلباء وطالبات کا امتحان سکولوں کے ہیڈ ماسٹر اپنے اپنے سکولوں میں ہی لیتے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کلاسوں کے طلباء وطالبات سخت سردی کے موسم میں کھلے آسمان تلے زمین پر بیٹھ کر امتحان دینے پر مجبور ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سابقہ امتحانی طریقہ کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ امتحان دینے والے طلباء وطالبات کو الگ الگ چھت کے نیچے اور صاف ستھرا ماحول فراہم کیا جا سکے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے اب نئی پالیسی کے تحت صوبہ بھر میں کلاس پنجم اور مڈل کے طلباء وطالبات کا امتحان پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے ذریعے لینا شروع کر دیا ہے۔

(ب) جی ہاں درست ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔اس سلسلہ میں محکمہ تعلیم امتحانی نظام میں مزید بہتری لانے اور اس سلسلہ میں تجاویز پر عملدرآمد کے لئے اقدامات کر رہا ہے تاکہ جہاں کہیں طلباء وطالبات کو مسائل درپیش ہوں ان کو حل کیا جا سکے۔

(د) فی الحال حکومت سابقہ امتحانی طریقہ کو بحال کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

ضیاء العلوم سکول راجہ بازار راولپنڈی کا قیام ودیگر تفصیلات

*2928: جناب شہریار ریاض: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضیاء العلوم ہائی سکول راجہ بازار راولپنڈی کب سے بنا ہوا ہے؟

(ب) یہ زمین کس کی ملکیت ہے؟

(ج) کیا اس سکول کو بیچ دیا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بلڈنگ کی مرمت کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضیاء العلوم ہائی سکول راجہ بازار راولپنڈی ایک پرائیویٹ انجمن جامع رضویہ نے 1969 میں قائم کیا جو کہ ایم ایل اے 1972 نے 118 Regulation No کے تحت گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لے لیا اور اس کا نام گورنمنٹ ضیاء العلوم ہائی سکول رکھ دیا گیا۔ اس سکول میں تمام assets مع بلڈنگ شامل تھے۔

(ب) یہ زمین محکمہ اوقاف کی ملکیت تھی لیکن 1972 میں نیشنلائز ڈ ہونے کے بعد محکمہ تعلیم، حکومت پنجاب کی ملکیت ہے۔ ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر لاہور نے اپنے لیٹر نمبر DA/STP/LHR/75 مورخہ 1979-12-9 میں سیکرٹری ایجوکیشن گورنمنٹ آف پنجاب لاہور کو لکھا کہ محکمہ اوقاف نے اپنے لیٹر نمبر P-I/1474/ETPB/74 فیصلہ کیا ہے کہ (سوائے مذہبی مقاصد

والی عمارت) کے علاوہ وہ تمام بلڈنگز جن میں تعلیمی ادارے چل رہے ہیں وہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کو ٹرانسفر کئے جائیں جبکہ 2008 میں عدالت عالیہ (ہائیکورٹ) نے محکمہ تعلیم کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے اور جبکہ اس فیصلے میں مذہبی مقاصد کے لئے استعمال ہونے والی متروکہ املاک کو بھی محکمہ تعلیم کے حوالے کرنے کا فیصلہ دیا۔

(ج) نہیں، سکول قائم ہے اور باقاعدگی سے کام کر رہا ہے۔

(د) حکومت پنجاب اس بلڈنگ پر فنڈ خرچ کرنا چاہتی ہے جس کی مثال لیٹر نمبر FD(W&M) 240/09-2008/31-1 مورخہ 2009-01-31 سیکرٹری سکولز ایجوکیشن، حکومت پنجاب، لاہور نے سکول کے لئے 5لاکھ روپے منظور کئے۔ ملک شکیل اعوان ایم این اے، این اے55 نے حال ہی میں گورنمنٹ ضیاء العلوم ہائی سکول، راجہ بازار، راولپنڈی کے لئے 8.623 ملین روپے سکول کی تعمیر نو کے لئے مختص کئے ہیں۔ Rough Cost Estimate کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی پی۔7 یونین کونسل بجنیال کے گاؤں غربال کے گورنمنٹ پرائمری سکول میں ٹیچر کی تعیناتی

*2986: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل بجنیال کے گاؤں غربال کے گورنمنٹ پرائمری سکول میں طلباء کے لئے کوئی سکول ٹیچر موجود نہیں ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سکول میں ٹیچر مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ گورنمنٹ پرائمری سکول ربال یونین کونسل بجنیال پی پی۔7 میں درج ذیل دو اساتذہ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

1۔ محمد جاوید اقبال PST

2۔ نازیہ کنول PST

(ب) جواب جز(الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جہلم، گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول مین بازار دینہ کی عمارت کے لئے فنڈز کی فراہمی

*2987: جناب محمد فیاض: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول مین بازار دینہ ضلع جہلم کی عمارت انتہائی مخدوش حالت میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چند دن قبل ایک کمرے کی چھت گر پڑی لیکن سکول بند ہونے کی وجہ سے جانیں محفوظ رہیں؟

(ج) کیا حکومت فوری طور پر مذکورہ سکول کی تعمیر و مرمت کے لئے فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) درست ہے۔

(ب) خطرناک بلڈنگ طالبات کے لئے ban کر دی گئی تھی اور وہاں پر کوئی بھی طالب علم نہیں تھا بلکہ اس کے گرد تار لگادی گئی تھی۔

(ج) حکومت نے سکول کی خطرناک بلڈنگ کو گرادیا اور اس کی جگہ نئی ڈبل سٹوری بلڈنگ بن رہی ہے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور سکول کو بھی اپ گریڈ کر کے ہائی کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ طالبات کو نزدیکی سکول میں حصہ پرائمری کے کمرے دے دیئے گئے ہیں جو کہ اس سکول میں زائد تھے۔

راولپنڈی موضع ڈھیر بھمبر یوسی چکری کے سکول کی خستہ حالی کی تفصیلات

*2988: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع ڈھڈ بھمبر یونین کونسل چکری میں واقع بچوں کا سکول خستہ اور بوسیدہ عمارت میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عمارت کسی وقت بھی گر سکتی ہے اور بچوں کے لئے جان کا شدید خطرہ ہے؟

(ج) مذکورہ عمارت کب سے مخدوش حالت میں ہے اور اس کو مرمت نہ کروانے کی کیا وجوہات ہیں؟

(د) مذکورہ عمارت کی مرمت نہ کروانے کے جو افسران اور اہلکاران ذمہ دار ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) موضع ڈھڈ بھمبر یونین کونسل چکری میں واقع بچوں کا ہائی سکول 14 کمروں پر مشتمل عمارت میں چل رہا ہے ان مذکورہ کمروں میں سے 3 کمرے خستہ حال اور بوسیدہ حالت میں ہیں جن کی دیواروں میں دراڑیں پڑ چکی ہیں اور چھتیں خطرناک حالت میں ہیں۔

(ب) جو کہ 3 کمرے خطرناک حالت میں ہیں ان میں کلاسز بٹھائی جا رہی تھی۔ ان کو خالی کر دیا گیا ہے اور بچوں کو متبادل جگہ پر بٹھایا گیا ہے تاکہ تعلیم کا حرج نہ ہو۔

(ج) عمارت کے مذکورہ تین کمرے 5 سال سے اس حال میں ہیں اور ان کو مرمت نہ کرانے کی بنیادی وجہ فنڈز کی عدم دستیابی ہے۔

(د) مذکورہ سکول کو missing facilities فراہم کرنے کے لئے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ راولپنڈی سے تخمینہ اور ٹیکنیکل رپورٹ منگوائی جا رہی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ ایم سی ہائی سکول علامہ اقبال روڈ فیصل آباد سے متعلقہ تفصیلات

*2994: رانا آصف محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ایم سی ہائی سکول علامہ اقبال روڈ فیصل آباد کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) یہ سکول کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ج) اس سکول کے لئے مزید کتنے کمروں کی ضرورت ہے؟

(د) اس میں سائنس لیبارٹریز کتنی ہیں اور کیا اس میں طالب علموں کے لئے سائنس کا سامان برائے تجربات فراہم کیا گیا ہے؟

(ہ) اس سکول کے لئے مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران سالانہ کتنی گرانٹ حکومت کی طرف سے کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی؟

(و) کیا حکومت اس سکول میں مزید کمروں کی تعمیر کے لئے گرانٹ دینے کو تیار ہے اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) گورنمنٹ ایم سی ہائر سیکنڈری سکول علامہ اقبال روڈ فیصل آباد کی عمارت 38 کمروں پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ سکول کا رقبہ 52 کنال ہے۔

(ج) سکول میں مزید کمروں کی ضرورت نہ ہے۔

(د) مذکورہ سکول میں فزکس، کیمسٹری، بیالوجی کے لئے ایک ملٹی پرپوز لیبارٹری موجود ہے۔

(ہ) مالی سال 08-2007 کے دوران اس ادارہ کو کوئی گرانٹ نہیں دی گئی۔ البتہ مالی سال 09-2008 کے دوران اس ادارہ کو حکومت کی طرف سے مبلغ 320000روپے کی گرانٹ فرنیچر کی مرمت، خریداری فرنیچر اور خریداری مشینری کی مد میں فراہم کی گئی تفصیل Annex –A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ ادارہ ہذا کے پرنسپل نے مذکورہ سالوں کے دوران سکول فنڈ میں سے مبلغ۔/4,067,293 روپے سکول کی تعمیر و مرمت، تزئین و آرائش اور طلباء کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کئے ہیں۔

(و) مذکورہ سکول میں کوئی اسامی خالی نہ ہے اور کمروں کی تعمیر کے سلسلہ میں فی الحال مزید گرانٹ کی ضرورت نہ ہے۔

گورنمنٹ کریسنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول شیخوپورہ روڈ فیصل آباد سے متعلقہ تفصیلات

*2995: رانا آصف محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گورنمنٹ کریسنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول شیخوپورہ روڈ فیصل آباد میں کلاس وائز بچیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اس سکول کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ج) اس سکول کے لئے مزید کتنے کمروں کی ضرورت ہے؟

(د) کتنی کلاسز کمروں کی کمی کی وجہ سے باہر کھلے آسمان کے نیچے تعلیم حاصل کر رہی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس سکول میں ضرورت کے مطابق مزید کمرے تعمیر کرنے اور دیگر سامان فرنیچر وغیرہ فراہم کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) مذکورہ بالا سکول میں خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) مذکورہ سکول میں بچوں کی کلاس وار تعداد درج ذیل ہے۔

پریپ	اول	دوئم	سوئم	چہارم	پنجم	ششم	ہفتم	ہشتم	نہم	دہم	میزان
41	55	90	136	142	140	92	70	49	61	12	888

(ب) مذکورہ سکول کی عمارت 18 کمروں پر مشتمل ہے۔

(ج) مذکورہ سکول کے لئے مزید کمروں کی ضرورت نہ ہے۔ کیونکہ مذکورہ سکول کی پہلی عمارت طالبات کی تعداد کے مطابق ناکافی تھی اب اس سکول کو گورنمنٹ جے ایم پبلک سکول کی بلڈنگ میں شفٹ کر دیا گیا ہے اور گورنمنٹ جے ایم پبلک ہائی سکول کو مذکورہ سکول کی عمارت میں شفٹ کر کے گورنمنٹ کریسنٹ ماڈل ہائر سیکنڈری سکول میں ضم کر دیا گیا ہے۔

(د) اب کمروں کی تعداد طالبات کے مطابق کافی ہے اور کوئی بھی کلاس کھلے آسمان کے نیچے نہیں بیٹھتی۔

(ہ) مذکورہ سکول میں مزید کمروں کی فی الحال ضرورت نہیں ہے نیز فرنیچر اور دیگر سامان ضرورت کے مطابق کافی ہے۔

(و) مذکورہ سکول میں اسامی خالی نہ ہے۔

حلقہ پی پی۔165 ضلع شیخوپورہ میں تعلیمی اداروں اور تعینات سٹاف کی تعداد و تفصیل

*3005: چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔165 ضلع شیخوپورہ میں پرائمری، مڈل ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد کیا ہے، ان میں منظور شدہ اور موجودہ تعینات سٹاف کی تفصیل کیا ہے اور کتنا سٹاف کم ہے، نیز حکومت کب تک سٹاف کی کمی پوری کرنے کو تیار ہے؟

(ب) حلقہ پی پی۔165 میں مذکورہ بالا سکولوں میں سے کتنے سکول چل رہے ہیں اور کتنے بند ہیں، حکومت ان بند سکولوں کو کب تک چالو کرنے کو تیار ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) حلقہ پی پی۔165 میں مدارس کی تعداد درج ذیل ہے:-

پرائمری	مڈل	ہائی	ہائر سیکنڈری
157	19	11	1

منظور شدہ اسامیاں	ورکنگ	خالی
1211	1003	208

نئی بھرتی اور تبادلوں پر حکومتی پابندی اٹھنے پر حکومتی پالیسی کے تحت سٹاف کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

(ب) حلقہ پی پی۔165 میں مذکورہ بالا سکولوں میں سے

فنکشنل سکولز	نان فنکشنل سکولز
183	26

بند سکول کھولنے اور ٹیچنگ سٹاف مہیا کرنے کے لئے تمام ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز کو زیر دستخطی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

لاہور، پی پی۔154 میں سرکاری سکولز کی تفصیلات

*3026: سید زعیم حسین قادری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔154 لاہور میں کل کتنے سرکاری پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز ہیں ان کی تعداد، نام اور مکمل پتاجات کی تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی۔154 کے سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے اگر ہاں تو کب تک اس کمی کو دور کر دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) پی پی۔154 لاہور میں 14 ہائی سکولز 07 مڈل اور 10 پرائمری سکولز ہیں ان کے نام تعداد اور مکمل پتاجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کل تعداد=31 سکول

(ب) صرف EDO زنانہ ایلیمنٹری (لاہور سٹی) پی پی۔154 میں گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کرباٹھ لاہور میں منظور شدہ اسامیوں کے مطابق SST اور EST کی ایک ایک اسامی خالی ہے ان اسامیوں کو نئی بھرتی یا بذریعہ پروموشن جلد ہی پُر کر دیا جائے گا۔

تحصیل گجرات کے سکولز میں طلباء وطالبات کے بیٹھنے کے لئے کمروں کی تعمیر کا مسئلہ

*3093: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل گجرات کے کتنے ایسے بوائزوگرلز پرائمری وڈل سکولز ہیں جہاں پر طلباء وطالبات کے بیٹھنے کے لئے کمرے نہ ہیں؟

(ب) کیا موجودہ حکومت 10۔2009 میں ان سکولوں میں مذکورہ سہولیات فراہم کرنے کو تیار ہے،اگر نہیں تو وجہ؟

وزیر سکولزایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) تحصیل گجرات میں 14 گرلز پرائمری سکولزاور 05 بوائز پرائمری سکولز ہیں جہاں پر طلباء وطالبات کے بیٹھنے کے لئے کمرے نہ ہیں فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) موجودہ حکومت نے سال 10۔2009 میں ایک گرلز ایلیمنٹری سکول،چھ گرلز پرائمری سکول اور ایک بوائز پرائمری سکول کی عمارت تعمیر کیں۔فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔تاہم اضافی سہولیات جن میں Class Rooms بھی شامل ہیں۔Prioritized لسٹ کی بنیاد پر فراہم کئے جاتے ہیں یہ لسٹ طلباء وطالبات کی تعداد کے لحاظ سے سکول وار تیار کی جاتی ہے۔سال 10۔2009 میں 128.566 ملین اور سال 11۔2010 میں 73.472 ملین روپے اضافی سہولیات کی فراہمی کے لئے مہیا کئے گئے ہیں۔

تحصیل گجرات کے ہائی سکولوں میں سائنس لیبارٹریز بنانے اور اساتذہ کی تعیناتی کی تفصیلات

*3094: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل گجرات کے کتنے ایسے ہائی سکولز ہیں جہاں پر سائنس لیبارٹریز اور سائنس کے اساتذہ نہ ہیں؟

(ب) کیا موجودہ حکومت 10۔2009 میں ان سکولوں میں سائنس لیبارٹریز بنانے کا اور سائنس کے اساتذہ کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) تحصیل گجرات کے مردانہ /زنانہ ہائی سکولوں میں سے صرف 17 سکولز ایسے ہیں جن میں سائنس لیبارٹریز موجود نہ ہیں البتہ کلاس روم میں عارضی طور پر پریکٹیکل کرائے جارہے ہیں

اور سائنس کے اساتذہ 28 ہائی سکولوں میں موجود نہ ہیں۔فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 11۔2010 میں ضلعی حکومت سے بذریعہ لیٹر نمبر 1۔P/296 بتاریخ 11۔02۔02 کے تحت ان 17 سکولوں میں سائنس لیبارٹریز کے لئے فنڈز کی ڈیمانڈ کی گئی تھی۔فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔لیکن ضلعی حکومت کے پاس فنڈز کی کمی کے باعث فنڈز مختص نہ ہو سکے۔فنڈز کی دستیابی پر ان سکولوں میں بتدریج سائنس لیبارٹریز فراہم کر دی جائیں گی جون 2011 تک DPC متوقع ہے DPC ہونے پر سائنس اساتذہ کی خالی اسامیوں پر بذریعہ پروموشن تعیناتی کر دی جائے گی۔

تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے سکولز کے مسائل

*3097: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کتنے گرلز پرائمری، مڈل، ہائی سکولز ہیں جن کی عمارات نہ ہیں؟

(ب) کتنے ایسے سکولز ہیں جن کی عمارات و طلباء ہیں لیکن وہاں پر سٹاف تعینات نہیں کیا گیا اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کتنے ایسے سکولز ہیں جو صرف کاغذوں میں موجود ہیں لیکن حقیقت میں وہ نہ ہیں؟

(د) کیا موجودہ حکومت ان سکولز کی عمارات بنانے اور سکولز میں سٹاف کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) تحصیل دیپالپور کے درج ذیل پانچ گرلز پرائمری سکولز بغیر عمارت کے چل رہے ہیں۔

1۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نمبر 2 بصیر پور

2۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ٹھٹہ مودا

3۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کندا بازیدے کا

4۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پھلاں تولی کلاں

5۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بونگہ سوڈی والا۔

(ب) تحصیل دیپالپور کے مندرجہ ذیل چار گرلز پرائمری سکولز میں بوجہ تبادلہ سٹاف تعینات نہ ہے۔

1۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک ولی محمد
2۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نواں کوٹ لالیاں والا
3۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول فتیانہ
4۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گڈر ملکانہ

(ج) تحصیل دیپالپور میں کوئی کاغذی سکول نہ ہے۔

(د) شیلٹر لیس سکولز میں سٹاف تعینات ہے۔

تاہم اضافی سہولیات جن میں Class Rooms بھی شامل ہیں۔ Prioritized لسٹ کی بنیاد پر فراہم کئے جاتے ہیں یہ لسٹ طلباء وطالبات کی تعداد کے لحاظ سے سکول وار تیار کی جاتی ہے۔ سال 10۔2009 میں 128.566 ملین اور سال 11۔2010 میں 73.472 ملین روپے اضافی سہولیات کی فراہمی کے لئے مہیا کئے گئے ہیں۔

صوبے میں جعلی وغیر قانونی کتب خانوں کی تفصیلات

*3227: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سہل سنگھ سٹریٹ 72 چیمبر لین روڈ پر جعلی کتب خانہ قائم ہے جو کاپی رائٹ ایکٹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں جعلی کتابیں شائع کر رہا ہے، اگر ہاں تو اس غیر قانونی کام میں ملوث افراد کے نام مکمل کوائف سے ایوان کو آگاہ کیا جائے، کیا پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے اہلکار بھی اس میں شامل ہیں؟

(ب) مذکورہ جعلی کتب خانہ کے خلاف حکومت نے کیا کارروائی کی ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) حکومت صوبہ میں مذکورہ غیر قانونی کاروبار کو روکنے کے لئے کون سے خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) یہ درست ہے کہ سہل سنگھ سٹریٹ، 72 چیمبر لین روڈ، گوالمنڈی، لاہور پر کتب کی جلد بندی کے لئے دفتری خانہ موجود ہے۔ خفیہ معلومات پر مذکورہ دفتری خانہ پر مورخہ 09۔04۔11

کو پولیس کی مدد سے چھاپہ مارا گیا۔ جہاں دس کتب کی تیاری کا جعلی مواد پایا گیا۔ فرم کے مالک عابد علی کے خلاف پرچہ درج کرایا گیا اس کے خلاف کیس عدالت میں زیر کارروائی ہے یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا کوئی ملازم کسی قسم کے غیر قانونی کتب سازی کے کام میں ملوث نہ ہے۔

(ب) جز الف کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) بورڈ نے جعلی کتب کی اشاعت کی روک تھام کے لئے درج ذیل اقدامات کئے ہیں۔

- پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے جعلی نصابی کتب کی طباعت و فروخت کے انسداد کے لئے لاہور کے علاوہ پنجاب کے دیگر اضلاع میں اپنی 18 انسپکشن ٹیمیں بھجوائیں۔ ان ٹیموں نے جعلی کتب فروخت کرنے والوں کے خلاف 25 مقدمات درج کرائے ہیں جو عدالتوں میں زیر کارروائی ہیں۔
- لاہور میں خفیہ معلومات کے ذریعے اس غیر قانونی کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف 7 مقدمات درج کرائے گئے ہیں جو عدالتوں میں زیر کارروائی ہیں۔
- جعلی کتب تیار کرنے والوں کی نشاندہی کرنے پر 25,000 روپے کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔
- بورڈ نے درسی کتب کے سرورق پر حفاظتی سٹکر لگائے ہیں ایک خاص انداز میں حرکت دینے پر اس کا رنگ بھورا / سبز ہو جاتا ہے۔ سرورق کے اندر والے صفحہ پر اپیل پرنٹ کی گئی ہے جس میں لوگوں سے درخواست کی گئی ہے کہ جس کتاب پر یہ حفاظتی سٹکر نہ ہو اسے خریدنے سے اجتناب کریں۔
- مزید یہ کہ بورڈ نے جعلسازی کو بذریعہ اخبار اشتہار متنبہ کیا تھا کہ نصابی کتب کی جعلسازی پر کاپی رائیٹ ایکٹ کے تحت تین سال قید اور ایک لاکھ روپے جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔
- نصابی کتب کی piracy کی روک تھام کے لئے مزید مؤثر اقدامات لئے گئے ہیں۔ بورڈ میں سپیشل مجسٹریٹ کو حکومت کی طرف سے چھاپہ مارنے کا اختیار دینے کے بعد صوبہ بھر میں چیکنگ کی گئی ہے جس میں مجسٹریٹ کو پنجاب پبلیکیشن آف ٹیکسٹ بک (ریگولیشن اینڈ کنٹرول) آرڈیننس 1970 کے تحت موقعہ پر جرمانہ کرنے اور ایک سال تک سزا دینے کے اختیارات حاصل ہیں۔ اس کے تحت سال 11-2010 میں ہزاروں جعلی کتب کو ضبط کیا گیا اور مجرموں کو سزا دلوائی گئی اس ضمن میں درج کرائی گئی ایف آئی آر کی نقول اور محترمہ جوڈیشل مجسٹریٹ صاحبہ کے فیصلہ جات کی نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
- سال رواں کے دوران جعلی کتب کی روک تھام کے لئے اقدامات لیتے ہوئے 6 انسپکشن ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو پنجاب بھر کے اضلاع میں جعلی کتب کی روک تھام کے لئے بک شاپس پر raids کر رہی ہیں جس سے کافی حد تک اس غیر قانونی کام کو روکنے میں مدد ملی ہے۔

بورڈ کے اس عمل سے نصابی کتب کی جعل سازی میں خاصی کمی آئی ہے لہذا آئندہ بھی اس مہم کو جاری رکھا جائے گا نصابی کتب کی جعلی اشاعت میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ حکومت کے ان اقدامات سے جعل سازوں کی حوصلہ شکنی ہو گی اور بورڈ کی اصل نصابی کتب ہی طلباء کو میسر ہو سکیں گی۔

تحصیل روجھان میں ہائی سکولز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3296: سردار عاطف حسین مزاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل روجھان میں کتنے ایسے ہائی سکولز ہیں جہاں پر سائنس لیبارٹری کی سہولت بالکل میسر نہ ہے؟

(ب) تحصیل روجھان میں کتنے ایسے ہائی سکولز ہیں جن میں سائنس ٹیچرز نہ ہیں اور ان سکولوں میں سائنس ٹیچرز کی تعیناتی کب تک کر دی جائے گی؟

(ج) تحصیل روجھان میں کتنے ایسے مڈل و ہائی سکولز ہیں جہاں پر ریاضی اور انگلش پڑھانے کے لئے پچھلے کئی سالوں سے ٹیچرز نہ ہیں، ان سکولوں میں ٹیچرز کی تعیناتی کب تک کر دی جائے گی، آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) تحصیل روجھان میں 8 ہائی سکولز مردانہ اور 2 ہائی سکولز زنانہ کام کر رہے ہیں اور کسی ہائی سکولز میں سائنس لیبارٹری کی سہولت میسر نہ ہے، لیبارٹری قائم کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو لکھا گیا ہے۔

(ب) تحصیل روجھان کے تمام سکولوں مردانہ میں سائنس ٹیچرز تعینات ہو چکے ہیں جبکہ صرف ایک گرلز ہائی سکول عمر کوٹ میں سائنس ٹیچر تعینات نہ ہے تاہم عارضی طور پر اہتمام کیا گیا ہے نئی بھرتی ہونے پر تقرری کر دی جائیگی۔ سائنس لیبارٹری زیر تعمیر ہے۔

(ج) تحصیل روجھان کے جملہ مڈل / ہائی / ہائر سیکنڈری سکولز میں انگلش اور ریاضی پڑھانے والے اساتذہ موجود ہیں۔ صرف گرلز ہائی سکول عمر کوٹ میں ریاضی پڑھانے والی ٹیچر موجود نہ ہے تاہم عارضی انتظام کرایا گیا ہے۔

پی پی۔106 حافظ آباد میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3327: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔106 حافظ آباد میں پرائمری، مڈل، ہائی گرلز اور بوائز سکولوں کی تعداد کیا ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ سکولوں میں عملہ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے اور اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں، سکول وار علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) پی پی۔106 ضلع حافظ آباد میں پرائمری ایلیمنٹری و ہائی سکولوں کی تعداد 315 ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) عملہ کی منظور شدہ کل اسامیاں 1178
عملہ کی خالی اسامیوں کی تعداد 151 ہے
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد میں بھرتیوں کی تفصیلات

*3328: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یکم جنوری 2006 سے 31۔دسمبر 2007 تک تحصیل پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد کے محکمہ تعلیم میں بھرتی کی گئی، اگر ہاں تو ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور مستقل پتا مع ڈومیسائل کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

ضلع حافظ آباد تحصیل پنڈی بھٹیاں میں سال 2006 تا 2007 میں کل 47 پرائمری سکول ٹیچرز بھرتی کئے گئے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز کے تحت کروائی جانے والی ٹریننگ کی بندش کی تفصیلات

*3377: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت اساتذہ کی انتظامی عہدوں پر تعیناتی سے قبل کرائی جانے والی ٹریننگ نامعلوم وجوہات کی بناء پر روک دی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ٹریننگ کو بند کرنے کی وجوہات کیا ہیں، تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) جی نہیں!یہ درست نہیں ہے کہ پنجاب ایجوکیشن سیکٹرز ریفارم پروگرام کے تحت اساتذہ کی انتظامی عہدوں پر تعیناتی سے قبل کرائی جانے والی ٹریننگ روک دی گئی ہے۔بلکہ پہلے مرحلے میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی (GCU) کے اشتراک سے BS-18اور BS-19 عہدے کے ایجوکیشن مینجرز کی ٹریننگ مکمل ہو چکی ہے پہلے مرحلے میں BS-18 کے کل 318 ایجوکیشن مینجرز کو تربیت فراہم کی گئی جبکہ BS-19 کے 169 ایجوکیشن مینجرز تربیت مکمل کر چکے ہیں۔تفصیل منسلکہ گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اب دوسرے مرحلے میں BS-19 کے 20 اور BS-18 کے 20 افسران کے علاوہ BS-17اور BS-16 کے ایجوکیشن مینجرز کو تربیت فراہم کی جائے گی۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ اساتذہ کی انتظامی عہدوں پر تعیناتی سے قبل کرائی جانے والی ٹریننگ بند نہیں کی گئی بلکہ یہ ٹریننگ جاری ہے۔

دانش سکولز سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*3446: میاں نصیر احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دانش سکول سسٹم کے تحت صوبہ پنجاب کے ہر ضلع میں سکول بنائے جا رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ہر سکول کے لئے مختص رقبے کے حوالے سے تمام اضلاع کی مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ج) دانش سکول سسٹم کے تحت قائم ہونے والے سکولوں میں حکومت کی طرف سے کیا سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

(د) کیا حکومت ان سکولوں میں بچوں سے فیس وصول کرے گی یا مفت تعلیم کے لئے بندوبست کیا جائے گا؟

(ہ) کیا دانش سکول سسٹم کے تحت سکولوں کی تعمیر سرکاری اراضی پر کی جائے گی یا زمین acquire کی جائے گی، اس حوالے سے ہر سکول کے متعلق مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) چونکہ جواب اثبات میں نہیں ہے لہذا تفصیل کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) تعلیم، یونیفارم،۔ خوراک، رہائش اور علاج معالجہ کی سہولیات مفت فراہم کی جائیں گی۔

(د) دانش سکول کے Act-2010 کے مطابق 90 فیصد طلباء وطالبات کو مفت تعلیم دی جائے گی جبکہ صرف 10 فیصد بچوں سے فیس وصول کی جائے گی۔

(ہ) سکول سرکاری زمین پر بنائے جا رہے ہیں۔ جن جگہوں پر دانش سکول بن چکے ہیں یا زیر تعمیر ہیں ان میں زمین کی بابت تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

تعمیر شدہ سکولز		کل رقبہ
1	دانش سکول، رحیم یار خان (بوائز و گرلز)	100 ایکڑ
2	دانش سکول، چشتیاں۔ ضلع بہاولنگر (بوائز و گرلز)	500 ایکڑ
3	دانش سکول، حاصل پور۔ ضلع بہاولپور (بوائز و گرلز)	400 ایکڑ
زیر تعمیر سکولز		**کل رقبہ**
1	دانش سکول، جنڈ۔ ضلع اٹک۔ بوائز و گرلز)	200 ایکڑ
2	دانش سکول، ہرنولی۔ ضلع میانوالی (بوائز و گرلز)	200 ایکڑ
3	دانش سکول، ڈی جی خان (بوائز و گرلز)	100 ایکڑ
4	دانش سکول، فاضل پور ضلع راجن پور (بوائز و گرلز)	100 ایکڑ

بہتر تعلیمی نتائج کے لئے ایجوکیشن ریفارمز پروگرام کا اجراء

*3450: **محترمہ عارفہ خالد پرویز:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں اس وقت ایجوکیشن ریفارمز پروگرام جاری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پروگرام کے تحت صوبہ کے متعدد سکولوں کی عمارتوں، چاردیواری اور فرنیچر وغیرہ کی فراہمی میں نمایاں بہتری لائی جا رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پروگرام کے تحت سکولوں میں بچوں کے داخلہ جات حاضری اور ٹیچرز کی حاضری میں نمایاں اضافہ ہوگا؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت یہ پروگرام جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) درست ہے۔

(ب) جی ہاں! درست ہے کہ حکومت پنجاب اس پروگرام کے تحت صوبہ کے سرکاری سکولوں کی عمارتوں، چار دیواری، فرنیچر اور دیگر بنیادی ضروریات missing facilities کی فراہمی کے مرحلہ وار پروگرام پر عمل پیرا ہے جس کے تحت پہلے زیادہ ضرورت مند سکولوں میں missing facilities فراہم کی جارہی ہیں۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ صوبہ پنجاب میں واقع 61 ہزار سے زائد سرکاری سکولوں میں missing facilities کی فراہمی کے لئے فنڈز حکومت پنجاب کی طرف سے ضلعی حکومتوں کے اکاؤنٹ IV میں منتقل کر دیئے جاتے ہیں تاکہ ضلعی حکومتیں اپنے متعلقہ اضلاع میں missing facilities سکیموں کو مکمل کر سکیں۔ ہر ضلع میں District Steering Committee تشکیل دی گئی ہے جس کا سربراہ متعلقہ ضلع کا ڈی سی او ہے۔ یہ کمیٹی PMIU–PESRP کے متعین کردہ رہنما خطوط کی روشنی میں missing facilities کی فراہمی کے حوالے سے ضلع میں واقع سکولوں کی ترجیحات متعین کرتی ہے۔سال 04-2003 سے لے کر سال 11-2010 تک ضلعی حکومتوں کو missing facilities کے حوالے سے مختص کردہ فنڈز کی تفصیل منسلکہ گوشوارہ (Annex–A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام پر عملدرآمد سے نہ صرف سکولوں میں بچوں کے داخلوں میں اضافہ ہوا ہے بلکہ مانیٹرنگ ٹیموں کی وجہ سے اساتذہ کی سکولوں میں حاضری بھی بہتر ہوئی ہے۔ PMIU کے اعداد و شمار کے مطابق اکتوبر 2003 میں صوبہ پنجاب کے سرکاری سکولوں میں داخل بچوں کی کل تعداد 9260660 تھی جو اکتوبر 2009 تک بڑھ کر 10643858 ہو گئی۔یوں گزشتہ 6 سال کے دوران صوبہ پنجاب

کے سرکاری سکولوں میں داخل بچوں کی تعداد میں 15 فیصد مجموعی اضافہ مشاہدہ میں آیا ہے۔اس کی تفصیل منسلکہ گوشوارہ(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تعلیم کی ترویج و ترقی حکومت پنجاب کی ترجیحات میں شامل ہے اسی لئے حکومت کی طرف سے اس پروگرام کو جاری رکھنے کا عندیہ دیا گیا ہے۔

گورنمنٹ ہائی سکول فار گرلز وحدت کالونی لاہور میں درجہ چہارم کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3463: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہائی سکول فار گرلز وحدت کالونی لاہور میں درجہ چہارم کی کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(ب) مذکورہ سکول میں صفائی ستھرائی کے لئے کون کون سے اہلکار تعینات ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے کوئی بھی سینٹری ورکر مذکورہ سکول میں موجود نہیں ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کی صفائی ستھرائی کے لئے سینٹری ورکر اور دوسری خالی اسامیوں پر اہلکاران کی تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہائی سکول فار گرلز وحدت کالونی لاہور میں درجہ چہارم کی کل چھ منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے چوکیدار اور واٹر مین کی اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) مذکورہ سکول میں صفائی ستھرائی کے لئے یونس مسیح خاکروب اور عائشہ بی بی خاکروبہ تعینات ہیں۔

(ج) اس حد تک درست ہے کہ پچھلے سالوں سے کوئی بھی سینٹری ورکر موجود نہ تھا لیکن مورخہ 2010۔01۔01 سے یونس مسیح ولد شباب مسیح اور مورخہ 2010۔06۔20 سے خاکروبہ عائشہ بی بی سکول ہذا میں تعینات ہیں۔

(د) آئندہ بھرتی میں چوکیدار اور واٹر مین کی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب آصف بشیر بھاگٹ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ جی، اب آپ اپنی بات کریں۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب والا! اس صوبے کے جتنے بھی وسائل ہیں اور صوبے کے جتنے بھی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

ضلع منڈی بہاؤالدین میں (ن) لیگ کا کوئی بھی ایم این اے اور ایم پی اے نہ جیتنے کی وجہ سے اُسے سالانہ ترقیاتی منصوبوں سے محروم کرنا

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر انتہائی اہم ہے اگر آپ اس کو short کرانا چاہتے ہیں تو پھر میرے پاس ایک paper ہے جس میں 35 اضلاع کی لسٹ ہے۔ اس کا title ہے Development Packages of ADP 2011-12 اس میں ایک ضلع گمشدہ ہے۔

جناب سپیکر: گمشدہ ہے؟

جناب آصف بشیر بھاگٹ: میری آپ سے گزارش ہے کہ اس ضلع کو ڈھونڈنے میں ہماری مدد کریں۔ پنجاب کے 36 اضلاع ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: کون سا ضلع رہ گیا ہے اس کا نام تو بتائیں؟

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب والا! منڈی بہاؤالدین اس میں سے گمشدہ ہے اور تلاش گمشدہ کا اشتہار ہم پہلے ہی چیف منسٹر صاحب کو بھجوا چکے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ضلع کا کیا قصور ہے؟ اگر اس ضلع میں مسلم لیگ (ن) سے کوئی قومی و صوبائی اسمبلی کا اُمیدوار نہیں جیت سکا تو اس ضلع کے عوام کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ کیا منڈی بہاؤالدین ضلع کے عوام ٹیکس نہیں دے رہے، کیا وہ پنجاب حکومت کو ٹیکس ادا نہیں کر رہے، کیا وہاں کی عوام وہ ٹیکس ادا نہیں کر رہے جس کی collection وفاقی حکومت کرتی ہے اور Federal Pool سے بھی ان کو حصہ ملتا ہے؟ میری آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ خُدارا پچھلے ساڑھے تین سال سے ہمارے جنوبی پنجاب کے جتنے بھی دوست ہیں وہ یہاں پر شور کرتے رہے ہیں اور چیختے رہے ہیں کہ اس تخت لاہور سے ہماری جان چھڑائی جائے اور اس کے علاوہ ہمارے ساتھ جتنی بھی معاشی ناانصافیاں ہو رہی ہیں ان کا تدارک کیا جائے۔ اس میں کوئی ڈھکی چھپی

بات نہیں ہے، یہ کوئی سیاسی پراپیگنڈا نہیں ہے بلکہ میرے پاس ایک ایسا document ہے جس میں 36 اضلاع میں سے صرف 35 اضلاع کی لسٹ ہے اور اس سلسلے میں جب میں نے پی اینڈ ڈی کے اعلیٰ افسر سے رابطہ کیا کہ ہو سکتا ہے آپ لوگوں سے کوئی غلطی ہو گئی ہو، آپ لوگ بھول گئے ہوں تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اوپر سے یہ حکم ملا ہے کہ اس ضلع کو ایک پائی بھی اگلے سال کے funds میں سے نہیں دینی۔ میں یہ بات statistics کے ساتھ کر رہا ہوں میرے پاس ADP کی book موجود ہے جس میں منڈی بہاؤالدین کی جتنی ongoing schemes تھیں وہ ساری سکیمیں انہوں نے cap کر دی ہیں وہ ساری سکیمیں ختم کر دی ہیں اس میں ہمارا ایک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال تھا جس پر 7 کروڑ روپے خرچ ہو چکے تھے آپ دیکھ لیں کہ اس سکیم کو بھی زیرو زیرو کر کے cap کر دیا گیا۔ اسی طرح ہمارا ایک dual carriage way ہے جو گجرات سے سرگودھا کے لئے بن رہا تھا جس کو مسلم لیگ (ق) کی حکومت نے شروع کیا تھا اس پر 84 کروڑ روپے خرچ ہونے کے بعد اس سکیم کو بھی cap کر دیا گیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ خدارا حکومتی ایوانوں کو یہ بات سمجھائیں کہ یہ ہمارے ساتھ ایسا سلوک نہ کریں کہ وہ دن بھی آ جائے اور ہم منڈی بہاؤالدین کے لوگ بھی اُٹھ کر کھڑے ہو جائیں کہ ہماری جان بھی اس تخت لاہور سے چھڑائیں اور ہمارے لئے بھی منڈی بہاؤالدین کا ایک علیحدہ صوبہ بنا دیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ جتنے بھی statistics ہیں یہ میں آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں ADP سے منڈی بہاؤالدین کی ساری سکیمیں نکال کر لایا ہوں ہمارے وہاں پر جو colleges شروع کئے گئے تھے ان کے funds بھی cap کر دیئے گئے ہیں، ہمارے جو ہسپتال شروع کئے گئے تھے ان کے funds بھی ختم کر دیئے گئے۔ منڈی بہاؤالدین 36 اضلاع میں سے ایک ایسا ضلع ہے جس کے funds بالکل ختم کر دیئے گئے۔

جناب سپیکر: میں صرف ایک بات آپ سے پوچھنا چاہوں گا کہ جب یہ paper House میں آیا اس وقت آپ نے اس پر کوئی بات یا کوئی اعتراض کیا؟

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب والا! جب وہ paper ہمارے سامنے آیا ہے تو ہم نے اعتراض کیا ہے۔

جناب سپیکر: میرے بھائی یہ کتابیں آپ کے پاس ہیں۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب والا! ہمارے پاس کتابیں تھیں تو ہم نے ان میں سے یہ مواد اکٹھا کر کے point out کیا ہے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! اس معاملے پر آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پچھلے سال کی جو ڈویلپمنٹ سکیمیں تھیں سیلاب کی وجہ سے حکومت پر جو financial burden آیا تھا اس کی وجہ سے کچھ سکیمیں disturb ہوئی تھیں اب ان کو اس سال میں restore کیا جارہا ہے۔ جن سکیموں کی یہ بات کر رہے ہیں یا تو یہ تحریری طور پر مجھے کوئی چیز دیں تاکہ میں متعلقہ محکمے سے جواب لے سکوں۔

جناب سپیکر: آپ کوئی چیز لکھ کر لائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): ہم متعلقہ محکمے سے اس کا جواب طلب کر لیں گے۔

جناب سپیکر: وہ فرما رہے ہیں کہ ہمارے ڈسٹرکٹ کو بالکل ignore کر دیا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کسی بھی ضلع کو ignore نہیں کیا جا سکتا، ترقیاتی کام وہاں کے عوام کا استحقاق ہے، ان کا حق ہے اور وہاں پر ترقیاتی کام ہوں گے۔ جن specific schemes کی یہ بات کر رہے ہیں اس کے متعلق یہ تحریری طور پر مجھے دے دیں میں متعلقہ محکمے سے جواب طلب کر لوں گا۔

جناب سپیکر: آپ ان سے رابطہ کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! راناصاحب کو اصل issue سمجھ میں آگیا ہے لیکن وہ اس پر بات کرنے سے avoid کر رہے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ 36 اضلاع میں پنجاب حکومت کی طرف سے ترقیاتی کاموں کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں اور ایک ضلع منڈی بہاؤالدین جس میں تمام منتخب نمائندے پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے اس ضلع کو ایک پیسا بھی نہیں دیا گیا۔ یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے لیکن یہاں پر یہ نعرہ لگایا جاتا ہے کہ ہم بڑے انصاف پسند ہیں، ہم مولوی ہیں، ہم good governance کرتے ہیں اور ہم پورے صوبے کو ایک نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ اگر اس طرح کی ناانصافیاں نہ کرتے تو کبھی بھی جنوبی پنجاب والے علیحدہ صوبے کا مطالبہ نہ کرتے۔ اس تخت لاہور نے، ان مغل بادشاہوں نے جس طرح جنوبی پنجاب کو مجبور کیا کہ وہ تخت لاہور سے جان چھڑانے کے لئے تحریک چلائیں۔ اب منڈی بہاؤالدین میں بھی یہ تحریک چلوانا چاہتے ہیں۔ صرف ایک ضلع منڈی بہاؤالدین کو ترقیاتی کاموں کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: وہ اس کا نوٹس لے رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! نوٹس انہوں نے کیا لینا ہے، یہ سب کچھ سازش کے تحت کیا گیا ہے ہمیں اس کا پتا ہے۔ منڈی بہاؤالدین کی پوری عوام نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم نے مسلم لیگ (ن) کو ووٹ نہیں دینے اور اس چیز کی انہیں سزا دی جا رہی ہے۔ رانا ثناء اللہ صاحب جب ادھر اپوزیشن میں ہمارے ساتھ بیٹھے ہوتے تھے تو یہ ساری چیزیں حکومت میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو سمجھاتے تھے۔ اب رانا صاحب ادھر حکومت میں بیٹھے ہیں اور ویسے بھی یہ تو ہمارے بھائی ہیں اصل مسئلہ تو چیف منسٹر صاحب کا ہے۔ ان کو تو کوئی بات سمجھ آتی نہیں ہے اور وہ نہ تو کوئی بات سننے کے لئے تیار ہیں، سمجھنے کے لئے تیار ہیں اور نہ ہی انہیں سمجھ آتی ہے۔ اس وجہ سے میں چیف منسٹر پنجاب سے یہ کہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ملے تھے تو آپ نے ان سے یہ بات نہیں کی؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): میں نے پیپلز پارٹی پنجاب کے تمام MPAs کی بات کی تھی اور انہوں نے فرمایا تھا کہ ایک ہفتہ کے اندر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب آپ سے میٹنگ کریں گے۔ اس بات کو آج ڈیڑھ مہینہ ہو گیا ہے لیکن وہ ایک ہفتہ ابھی پورا نہیں ہوا اس لئے میں یہ کہوں گا کہ چیف منسٹر پنجاب کی جو یہ ہٹ دھرمی ہے اور ان کا جو ضدی پن ہے اس کی وجہ سے وہ ایک ضلع کو crush کرنا چاہتے ہیں، وہ ایک ضلع کو bulldoze کرنا چاہتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ ایک ضلع کے عوام کو ذبح کر دیا جائے اور ان کا قصور صرف یہ ہے کہ انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کو ووٹ دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون نے کہا ہے کہ وہ اس کی رپورٹ طلب کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! اس صوبے کے Chief Executive کچھ خدا کا خوف کھائیں۔ کیا اس کے دل میں منڈی بہاؤالدین کی عوام کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے، کیا وہ ان کے وزیر اعلیٰ نہیں ہیں، کیا وہ پورے پنجاب کے وزیر اعلیٰ نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: یقیناً ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): کیا وہ صرف تخت لاہور کے وزیر اعلیٰ ہیں؟ وہ کہہ دیں کہ میں صرف تخت لاہور کا وزیر اعلیٰ ہوں۔ میں حق کی بات کروں گا آپ جو مرضی سزا دیں۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب والا! سیاست میں یہ ہوتا ہے کہ لوگ اپوزیشن میں بھی بیٹھتے ہیں، اقتدار میں بھی آتے ہیں۔ ان benches والے اُدھر چلے جاتے ہیں، اُدھر والے ان benches پر آ

جاتے ہیں لیکن سیاست میں وضع داری نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ انہیں کہیں کہ کم از کم اس وضع داری کا ہی ثبوت دے دیں۔ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ کسی چیف منسٹر نے اپنا directive جاری کیا ہو اور ایک سال بعد اپنا directive withdraw کر لیا ہو؟

جناب سپیکر: آپ نے یہ کیا کہا ہے؟

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب والا! محترم چیف منسٹر صاحب نے ہمارے ضلع میں میرے حلقہ میں ترقیاتی کاموں کے لئے ایک directive جاری کیا کہ اس حلقے میں ساڑھے چار کروڑ روپے کے ترقیاتی کام کئے جائیں تو آج اسی چیف منسٹر نے جب ہم coalition partner نہیں رہے تو انہوں نے وہ directive withdraw کر لئے ہیں۔ ہمارے ووٹوں سے ہی موجودہ چیف منسٹر قائد ایوان کی سیٹ پر بیٹھے تھے آج ایک سال بعد اسی چیف منسٹر نے وہ directive withdraw کر لیا۔ یہ کتنی شرمناک بات ہے کہ غریب لوگوں کے لئے وہاں پر ایک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بنایا جا رہا تھا اور یہ بات بھی میں آپ کے گوش گزار کر دوں کہ یہ ہسپتال بھی موجودہ چیف منسٹر نے شروع نہیں کیا تھا یہ بھی مسلم لیگ (ق) کی حکومت نے شروع کیا تھا اور یہ بھی چودھری پرویز الٰہی نے شروع کیا تھا جس ہسپتال پر 6 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں اس کی بھی باقی رقم cap کر دی گئی ہے۔ اسی طرح ہماری ایک سڑک ہے جس کو cap کر لیا گیا ہے، ہمارے جن سکولوں میں دیواریں کھڑی کی گئیں ان کی چھتیں بھی روک لی گئیں وہاں کے ڈی سی او اور آفیسر ٹھیکیداروں کو دھمکیاں دے رہے ہیں کہ آپ لوگ یہاں سے اپنا مٹیریل لے کر چلے جائیں ہم منڈی بہاؤالدین میں ایک اینٹ بھی نہیں لگانے دیں گے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں منڈی بہاؤالدین ضلع کے لوگ ٹیکس نہیں دیتے؟ اگر ایسی بات ہے تو ہم منڈی بہاؤالدین کے پانچوں MPAs واپس جا کر سول نافرمانی کی تحریک شروع کریں گے اور ہم اپنے پورے ضلع کو کہیں گے کہ ان کو ایک پائی بھی ٹیکس نہ دیں آپ کن ناانصافوں کے ہاتھ میں ٹیکس دے رہے ہیں۔ آپ نے پچھلے سال 60۔ارب روپیہ خرچ کیا جس میں سے 40۔ارب روپیہ لاہور میں خرچ کیا اور 20۔ارب روپیہ باقی بڑے شہروں میں خرچ کیا۔ خدارا پنجاب کے دیہاتی علاقوں میں اتنی محرومیاں نہ بڑھائیں کہ اس صوبے میں لوگ درجنوں صوبے مانگنا شروع کر دیں۔ حکومت اور وزیر اعلیٰ کے اس روّیے کے خلاف ہم منڈی بہاؤالدین کے سارے ایم پی ایز واک آؤٹ کرتے ہیں اور اس وقت تک ایوان میں واپس نہیں آئیں گے جب تک وزیر اعلیٰ خود آ کر ہم سے بات نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: واک آؤٹ کرنے والی بات کہاں سے آ گئی، واک آؤٹ کرنے سے آپ کو کیا فائدہ ہے؟

معزز ممبران حزب اختلاف: صرف منڈی بہاؤالدین کے ممبران واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بھاگٹ صاحب! اس کی ایک کاپی مجھے بھی بھجوادیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر آصف بشیر بھاگٹ نے کاپی سپیکر صاحب کو پہنچائی)

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! جیسے منڈی بہاؤالدین کے ترقیاتی فنڈز bulldoze کئے گئے ہیں اسی طرح خواتین کے فنڈز بھی bulldoze کئے گئے ہیں۔لاء منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ خواتین کا حلقہ نہیں ہے لیکن ان کی خواتین کا حلقہ ہے اور باقی تینوں صوبوں میں بھی اپوزیشن کی خواتین کو فنڈز مل رہے ہیں۔ آپ کے ہوتے ہوئے پنجاب میں اپوزیشن کی خواتین کو ignore کیا جا رہا ہے۔یہ تو آپ کے اختیار کی بات ہے آپ ہمیں تسلیاں دے دیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ آپ کی بات سنی جائے گی اور آپ کوئی سکیمیں لائیں۔یہ پیسے ہمارے اکاؤنٹ میں نہیں جانے بلکہ ہم نے بھی عوام پر ہی خرچ کرنے ہیں پھر ہمیں کہہ دیا جاتا ہے کہ آپ کا کوئی حلقہ نہیں ہے اور آپ ہمیں disturb کرتی ہیں یہ تو gender discrimination ہے اور ہمارے ساتھ سوتیلی ماں والا سلوک کیا جا رہا ہے اس کا ازالہ کیا جائے۔میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت خواتین کو زیادہ ضرورت ہے لیکن مجھے تو لگتا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے جس طرح dissolution programme کو لوکل باڈی میں بدلا ہے اور چوبیس ہزار خواتین کونسلرز کو گھر بٹھایا ہے اگلی دفعہ ایم پی ایز کو بھی گھر بٹھائیں گے۔ ہم جنرل الیکشن لڑنا چاہتے ہیں اس لئے ہمیں بھی فنڈز دیں اور آپ ہمیں یہ فنڈز لے کر دیں۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔یہ باتیں غور سے سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے لاء منسٹر صاحب بات کر لیں۔کرنل صاحب میں نے ان کو floor دیا ہے آپ کیا کرتے ہیں؟ ان کی بات کا جواب سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترم قائد حزب اختلاف اور اپوزیشن کے معزز ممبران کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ جہاں تک ترقیاتی کاموں کا تعلق ہے،

راجہ صاحب مجھ سے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں کہ کوئی ایسے rules نہیں ہیں جن کے تحت کسی بھی دور میں ممبران کو بطور استحقاق ترقیاتی فنڈز دیئے گئے ہوں۔ان سے ان کے حلقوں میں ترقیاتی کاموں کی نشاندہی کروائی جاتی ہے اور وہ کرتے ہیں۔آج جب آپ کے چیمبر میں بات ہوئی تو راجہ صاحب نے کہا تھا کہ بجٹ اجلاس میں ان کی وزیر اعلیٰ صاحب سے بات ہوئی تھی اور انہوں نے کہا کہ within a week راجہ صاحب اور سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب بیٹھ کر اس معاملے کو resolve کر لیں اور اس کے مطابق اس معاملے کو حل کر لیں گے۔ خاص طور پر منڈی بہاؤالدین کے بھائیوں نے ایک سڑک اور ایک ہسپتال کا ذکر کیا کہ ان کے فنڈز cap کر لئے گئے ہیں اور انہوں نے ایک منصوبے کے متعلق کہا کہ اس پر ایک بہت بڑی رقم خرچ ہو چکی ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ واقعی یہ ایسے معاملات ہیں جو اس قسم کی ضد اور political point scoring کی نذر نہیں ہونے چاہئیں۔قائد حزب اختلاف نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب اس بارے میں positive response رکھتے ہیں لیکن بعد میں ان کی اور سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کی میٹنگ نہیں ہو سکی۔میں آج ہی سردار صاحب سے بات کر کے ان دونوں معزز ممبران کی میٹنگ arrange کراتا ہوں یہ دونوں بیٹھ کر اس کا جو بھی حل تجویز کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب حکومت اور وزیر اعلیٰ صاحب اس پر عمل کریں گے۔

جناب سپیکر: جو بھی حل نہیں بلکہ اچھا حل ہونا چاہئے اور ضلع کو suffer نہیں کرنا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): یقیناً ہمارے یہ دونوں معزز ساتھی اچھا ہی حل نکالیں گے، ہم بیٹھ کر اس معاملے کو resolve کرنے کے لئے تیار ہیں۔پہلے بات نہیں ہو سکی، میرے خیال میں سردار صاحب جا چکے ہیں اگر وہ یہاں پر ہوتے تو آج ہی بیٹھ جاتے۔میں اگلے دو تین دنوں میں ان کی میٹنگ arrange کروا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ میٹنگ کروانا آپ کی ذمہ داری ہے اور ان کا کام اچھے طریقے سے ہونا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جی، بالکل درست ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! میں اسی بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ ڈی سی او راولپنڈی نے مجھے فون کیا کہ آپ اپنی development schemes دیں میں چار دن تک دن رات بیٹھ کر لکھتا رہا اس کے بعد چار گھنٹے کمشنر سے میٹنگ ہوئی ہے لیکن جب میٹنگ کے بعد میں

گھر پہنچا تو ڈی سی او راولپنڈی کا مجھے فون آیا کہ پیپلز پارٹی کے ایم پی ایز کو فنڈز نہیں ملیں گے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں جو فنڈز ہیں کیا یہ کسی کی ذاتی ملکیت ہیں یا یہ ہماری taxpayer money ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے categorically بتا دیا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! یہ بات نہیں۔ وفاق سے (ن) لیگ کے ایم این ایز کو فنڈز مل چکے ہیں اگر یہ ہمیں فنڈز نہیں دیں گے تو پھر ہم بھی وہاں پر دوسرے لوگوں کے کام نہیں ہونے دیں گے۔ یہ کیا طریق کار ہے کہ ہمیں ایک ہفتہ رگڑا دیتے رہتے ہیں اس کے بعد کمشنر میٹنگ بھی کرتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ باہر جا کر یہ دھمکی دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی مہربانی۔ جی، محترمہ سیمل کامران صاحبہ! آپ کی تحریک استحقاق ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے ایک بڑا ضروری issue آپ کے knowledge میں لانا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے خواتین ممبران کے فنڈز کی بات ہی نہیں کی اور آپ بھی ہمیں ignore کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات سن لی ہے، ان سے بات بھی کر لی ہے انشاء اللہ آپ کا مسئلہ حل کروائیں گے۔ اس سلسلے میں کمیٹی بنی ہوئی ہے اور یہ سردار صاحب کے ذمہ لگا ہوا ہے۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب طارق محمود ساہی: جناب سپیکر! یہ پورے ضلع کے معاملات ہیں۔

جناب سپیکر: میرے بھائی میں نے انہیں categorically کہا ہے۔ جب یہ بجٹ پیش ہو رہا تھا آپ کو اس وقت object کرنا چاہئے تھا۔ تشریف رکھیں۔ آپ کی مہربانی۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میری بات کا جواب نہیں دیا گیا، (ن) لیگ کی خواتین فنڈز لے رہی ہیں۔ آپ اس سلسلے میں جواب دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! تحریک استحقاق پر بات کریں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! وفاق میں (ن) لیگ کی خواتین وزیر اعظم سے فنڈز لے رہی ہیں لیکن آپ ہمیں فنڈز کیوں نہیں دیتے اس کا جواب دیں۔ آپ خواتین کو کیوں ignore کرتے ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! بہت اہم issue ہے اس پر آپ کی توجہ چاہیے۔ میں سب سے پہلے تو معزز لاء منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ لاہور میں PCSIR ہاؤسنگ سوسائٹی ہے جس میں قائد حزب اختلاف راجہ ریاض صاحب بھی ممبر ہیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! ذرا محترمہ کی بات غور سے سنیں۔ جی، محترمہ!

سوسائٹی کی رقم دوسرے اکاؤنٹ میں منتقل کرنے پر ہونے والی انکوائری سے متعلق ایوان کی کمیٹی بنانے کا مطالبہ

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کچھ عرصہ پہلے ایک کروڑ 20 لاکھ، 70 ہزار 500 روپے کا ایک چیک سوسائٹی کے اکاؤنٹ سے دوسرے اکاؤنٹ میں transfer کرا لیا گیا۔ میں نے معزز لاء منسٹر صاحب سے request کی تو انہوں نے سیکرٹری کوآپریٹو سے کہہ کر ایک انکوائری کروائی اور اس کے نتیجے میں پنجاب حکومت کے ماتحت جو کوآپریٹو بنک آتا ہے اس نے اس وقت کی انتظامیہ کو suspend کر دیا اور ان سے جواب طلب کیا لیکن ابھی تک انتظامیہ نے اس کا جواب نہیں دیا۔ میں اس پر لاء منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ کچھ عرصہ پہلے اسی سوسائٹی میں مسجد اور پلازہ کے نام پر چار کروڑ روپیہ غبن کیا گیا ابھی اس چار کروڑ روپے کے غبن کی بھی انکوائری چل رہی ہے۔ اس کے بعد جو انتظامیہ آئی اس نے پونے دو مہینے کے قلیل عرصے میں ڈیڑھ کروڑ روپے کا ایک اور جھٹکا سوسائٹی کے ممبران کو لگا دیا۔ جہاں تک لاء منسٹر صاحب کے تعاون کی بات ہے تو میں دل کی گہرائیوں سے ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کیونکہ کرپشن جس level پر ہوتی ہے میں سمجھتی ہوں کہ اسے روکنا ہم سب کا فرض ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: لیکن انہی کی حکومت کے کچھ بااثر افراد نے اثر انداز ہونے کی کوشش کی ہے اس حوالے سے قائد حزب اختلاف صاحب بھی بہت دفعہ یہ point out کر چکے ہیں اور میں بھی انتہائی افسوس کے ساتھ یہ بات کہتی ہوں کہ ڈاکٹر توقیر شاہ نے اپنی حکومت کو بدنام کرنے کے لئے چھٹی پر جانے سے پہلے اس کیس کی انکوائری کرنے والے انتہائی شریف انسان ڈپٹی رجسٹرار صاحب کو وہاں سے transfer کرا دیا کچھ دن پہلے ایک اور معزز ممبر جس کا تعلق مسلم لیگ (ن) سے ہے اس نے آپ کی

حکومت میں ایک محکمے کے رجسٹرار کے بارے میں جو inquiry ہو رہی ہے اس کو رکوانے، ختم کرانے کی کوشش کی ہے اور وہاں جا کر باقاعدہ دھونس دھاندلی کا مظاہرہ کیا ہے کہ اس رجسٹرار کو بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! "آپ کی حکومت" سے آپ کی کیا مراد ہے؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں تو صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمیں انصاف چاہئے کیونکہ یہ عوام اور سوسائٹی کے ممبران کا پیسا ہے جس کو لوٹا جا رہا ہے۔اس بارے میں ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس رقم کو واپس لانے کے لئے کارروائی کرے۔اس سوسائٹی میں پہلے بھی 4کروڑ روپے کا غبن ہو چکا ہے اور اب پھر ڈیڑھ کروڑ روپے کا غبن ہوا ہے۔وہاں کی انتظامیہ کے لوگ بارہا مرتبہ میرے پاس آ چکے ہیں۔کب تک لوگ اپنے کروڑوں روپے سے محروم ہوتے رہیں گے؟میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ اس حوالے سے ایک کمیٹی بنائیں، تمام پارٹیوں کے ممبران کو اس میں شامل کریں اور جو لوگ اس کرپشن میں involve ہیں ان کو قرار واقعی سزا ملنی چاہئے۔اس سوسائٹی کے ممبران کی لوٹی ہوئی رقم واپس لائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ سیمل کامران صاحبہ نے اس سوسائٹی کے حوالے سے جب last time میرے ساتھ بات کی تھی تو میں نے سیکرٹری کوآپریٹو کو یہاں پر بُلایا اور اسے کہا کہ اس سارے معاملے کو inquire کریں۔اب اسی انکوائری کے نتیجے میں انہوں نے یہ ساری بات کی ہے۔زیادہ مناسب یہ ہے کہ کمیٹی بنانے کی بجائے محترمہ ساری صورتحال کے بارے میں مجھے لکھ کر دے دیں یا پھر تحریک التوائے کار کی شکل میں اس ہاؤس میں جمع کرا دیں تاکہ متعلقہ محکمہ سے ان points پر جواب لے لیا جائے اور پھر اس جواب کی روشنی میں کمیٹی بنانا ضروری ہوئی تو آپ کمیٹی بنا دیجئے گا، اگر اس معاملے میں کوئی اور direction دینا ضروری ہوئی تو وہ دے دی جائے گی اور اس معاملے کو resolve کرایا جائے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس حوالے سے تحریری طور پر کچھ لے کر آئیں۔جی، گوندل صاحب!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! وہاں پر مسلم لیگ(ن) کے لوگ اپنی دھونس اور دھاندلی دکھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ!کافی بات ہو چکی ہے اب تشریف رکھیں اور اس حوالے سے کوئی تحریک لے کر آئیں۔ جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! منڈی بہاؤالدین ایک ایسا ضلع ہے کہ جس کی واحد تحصیل پھالیہ سے محترمہ فاطمہ جناح جیتی تھیں۔ ہم نے کبھی کسی suppression and oppression کو نہیں مانا۔ جب مسلم لیگ (ق) ہمارے خلاف تھی تو ہم نے ان کے خلاف بھی fight کیا۔ اُس وقت بھی منڈی بہاؤالدین کے ضلع کی عوام نے ضلعی ناظم کے الیکشن میں کسی suppression and oppression کو تسلیم نہیں کیا تھا اور ہم اب بھی کوئی ناجائز دباؤ قبول نہیں کریں گے۔ جس طرح جونا گڑھ نے یہاں سے بہت دُور ہوتے ہوئے پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کیا تھا تو ہم بھی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر ضلع منڈی بہاؤالدین کو اپنے ساتھ رکھنا تخت لاہور کے وارے میں نہیں ہے تو پھر ہمیں choice دی جائے کہ ہم صوبہ سندھ کے ساتھ اپنا الحاق کر سکیں۔ یہ ہمیں اپنے صوبے سے فارغ کر دیں۔ صوبہ پنجاب کے 36 اضلاع میں ہمارے ضلع کا نام شامل نہیں ہے جو کہ انتہائی شرمناک بات ہے۔ کیا منڈی بہاؤالدین کے عوام کی آواز کو یہ دبا دینا چاہتے ہیں؟ ہم منڈی بہاؤالدین کے عوام کو ان کے حقوق نہ ملنے کے خلاف احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں اور جب تک منڈی بہاؤالدین کے عوام کو ان کا حق نہیں دیا جاتا تاہم پانچوں ممبران پنجاب اسمبلی اس ایوان سے واک آؤٹ پر رہیں گے۔

(اس مرحلہ پر ضلع منڈی بہاؤالدین سے منتخب ہونے والے پانچوں
معزز ممبران ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں اور واپس تشریف لے آئیں۔ حاجی اسحاق صاحب! معزز ممبران کو واپس لے کر آئیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حاجی محمد اسحاق واک آؤٹ کرنے والے
معزز ممبران کو ایوان میں واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! منڈی بہاؤالدین کے دوستوں سے میں بھی گزارش کروں گا کہ وہ خواہ مخواہ اس issue کو point scoring کے لئے استعمال نہ کریں۔ انہوں نے کافی stress کر لیا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ بیٹھیں کیونکہ یہ issues resolve کرنے والے ہیں۔ یہ ہمارے بھائی ایک طرف تو وفاقی حکومت سے کہتے ہیں کہ دیکھیں پنجاب والے ہمیں funds نہیں دے رہے لہذا مرکز سے ہم کو funds دیئے جائیں۔ یہ مرکز سے بھی funds لے رہے ہیں اور اب کہتے ہیں

کہ ہمیں پنجاب حکومت کی طرف سے بھی funds دیئے جائیں۔ وفاقی محکموں کی صورت تو یہ ہے کہ میرے حلقے میں ایک بجلی کے پول کو صرف shift کرنے کا معاملہ تھا اور میرے بار بار کہنے کے باوجود بھی وہ shift نہیں ہو سکا حالانکہ وہ چوک میں ہے اور وہاں پر اس کی وجہ سے ٹریفک کے بہاؤ میں بھی رکاوٹ آ رہی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ وفاقی محکمہ ہے اور آپ کا اس سے کیا تعلق ہے؟ پاکیٔ داماں کو ایک حد تک محدود رکھیں۔ یہ وفاق سے جو funds اور نوکریاں لے رہے ہیں اس کی پوری فہرست ہمارے پاس موجود ہے۔ یہ ہمارے ساتھ مل کر ہر چیز share کریں۔ یہ یک طرفہ طور پر ایک ہی بات کو بار بار دہرا رہے ہیں۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ قائد حزب اختلاف اور سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب بیٹھ جائیں اور اس معاملے کا کوئی مثبت حل نکالیں تو ہم اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ اس مسئلے کا کوئی مثبت حل نکلے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ خواتین ممبران کو funds دیں میں ان کا پول لگوا دوں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! تحریک استحقاق کا وقت ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں کہنا تو نہیں چاہ رہا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ ایجنڈے کے مطابق کارروائی کو چلایا جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ ٹھیک فرما رہے ہیں، ہمیں ایجنڈے کے مطابق چلنا چاہئے۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! خدا کے واسطے مجھے ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں کیونکہ میں جو عرض کرنے لگا ہوں یہ بھی ایجنڈے میں شامل ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! یہاں پر ہمارے معزز بھائی صرف ضلع منڈی بہاؤالدین کا مسئلہ discuss کرتے رہے جبکہ میں ایک بہت ہی اہم مسئلہ کی جانب آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جس سے پورے پاکستان کی عوام کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ سے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بسنے والے تمام مذاہب کے لوگوں کے احساسات مجروح ہوئے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ 3۔ جولائی

2011کے اخبارات میں ایک خبر چھپی ہے کہ "U.S Embassy holds gays and lesbian ceremony" یعنی امریکہ کی ایمبیسی کے اندر ہم جنس پرستوں کا دن منایا گیا ہے۔۔۔

کورم کی نشاندھی

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر! میں نشاندہی کرتا ہوں کہ اس وقت ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اوہ تیرا بھلا ہو یہ کیا کر دیا؟ حکومتی ممبران کچھ خیال کریں۔کورم کی نشاندہی ہو چکی ہے اس لئے گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

ہاؤس میں کورم نہیں ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے اس لئے اجلاس15 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس15 منٹ کے لئے adjourn کر دیا گیا)

(15 منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 7 بجے کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی ہوئی لیکن مجھے انتہائی افسوس ہے کہ صرف اکیس ممبران ہاؤس میں موجود ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! حکومتی بنچوں سے بھی صرف ایک معزز ممبر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے اور آپ کو یہ سوچنا چاہئے تھا کیونکہ آپ نے اجلاس طلب کرنے کے لئے یہ requisition دی تھی۔کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(102)/2011/436. Dated 22nd July, 2011. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly with immediate effect.

Dated Lahore, the	**RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN**
22nd July, 2011	***SPEAKER*"**